صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 09 اکتوبر 2015ء بمطابق 24 ذی الحج 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ مسند نشین، انیسہ زیب طاہر خیلی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطَـٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمَـٰنِ الرَّحِیمِ۔

ءَأَنتُمۡ أَشَدُّ خَلۡقًا أَمِ السَّمَآءُ ۚ بَنَىٰهَاO رَفَعَ سَمۡكَهَا فَسَوَّىٰهَاO وَأَغۡطَشَ لَيۡلَهَا وَأَخۡرَجَ ضُحَىٰهَاO وَالۡأَرۡضَ بَعۡدَ ذَٰلِكَ دَحَىٰهَآO أَخۡرَجَ مِنۡهَا مَآءَهَا وَمَرۡعَىٰهَاO وَالۡجِبَالَ أَرۡسَىٰهَاO مَتَـٰعًا لَّكُمۡ وَلِأَنۡعَـٰمِكُمۡO فَإِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الۡكُبۡرَىٰO يَوۡمَ يَتَذَكَّرُ الۡإِنسَـٰنُ مَا سَعَىٰO وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيمُ لِمَن يَرَىٰO فَأَمَّا مَن طَغَىٰO وَءَاثَرَ الۡحَيَوٰةَ الدُّنۡيَاO فَإِنَّ الۡجَحِيمَ هِيَ الۡمَأۡوَىٰO وَأَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ وَنَهَى النَّفۡسَ عَنِ الۡهَوَىٰO فَإِنَّ الۡجَنَّةَ هِيَ الۡمَأۡوَىٰ۔

(ترجمہ): بھلا تمہارا بنانا آسان ہے یا آسمان کا؟ اسی نے اس کو بنایا۔ اس کی چھت کو اونچا کیا اور پھر اسے برابر کر دیا۔ اور اسی نے رات کو تاریک بنایا اور (دن کو) دھوپ نکالی۔ اور اس کے بعد زمین کو پھیلا دیا۔ اسی نے اس میں سے اس کا پانی نکالا اور چارا اگایا۔ اور اس پر پہاڑوں کا بوجھ رکھ دیا۔ یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے چارپایوں کے فائدے کیلئے (کیا)۔ تو جب بڑی آفت آئے گی۔ اس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا۔ اور دوزخ دیکھنے والے کے سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا۔ اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا۔ اس کا ٹھکانہ بہشت ہے۔ وآخرُ الدعوٰانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَـٰلَمِینَ۔

محترمہ مسند نشین: جزاکم اللہ۔ کوئسچنز آور۔

جناب محمود جان: میڈم! کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ مسند نشین: یہ محمود جان صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، let the bell be rung for two minutes.

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Madam Chairperson: The House is adjourned for half an hour; we will again meet at quarter to four.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی آدھا گھنٹے کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ مسند نشین مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

محترمہ مسند نشین: کوئسچن نمبر 2358، جناب عبدالکریم صاحب۔ 2358، جناب عبدالکریم صاحب۔ He is on leave so the Question is lapsed۔ کوئسچن نمبر 2056، مولانا مفتی فضل غفور، اچھا چلیں اس پہ اور کوئسچنز ہیں، کوئسچن نمبر 2440، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔۔۔۔۔

مولانا مفتی فضل غفور: ولي هغه زما دا ولي پاتي شو؟

محترمہ مسند نشین: ہاں، وہ انہوں نے ریکویسٹ بھیجی تھی She is not well ان کے وہ ہیں تو The Question is deferred، ان کے سارے کوئسچنز 241، Lapsed also deferred. کوئسچن نمبر 2505، مفتی سید جانان صاحب۔

* 2505 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ دوآبہ تحصیل ٹل کی پولیس نے نریاب میں ملزم کے گھر پر چھاپہ مار کر اسے گرفتار کر کے علاقہ کے لوگوں کے سامنے بیجا تشدد سے قتل کیا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مرحوم کے ورثاء نے اس بات پر شدید احتجاج کیا مگر کسی نے شنوائی نہیں کی؛

(ج) اگر(الف)و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ پولیس کے ذمہ دار افراد کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی ہے، نیز اس واقعہ قتل کا کون ذمہ دار ہے، قتل کے بارے میں حکومتی رپورٹ اور ڈاکٹر کی رپورٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): مورخہ 18-04-2015 بوقت 11:00 بجے مقامی پولیس زیر قیادت ڈی ایس پی ہنگو نے بغرض گرفتاری اشتہاری ملزمان گل آیاز ولد نور آیاز، سید نواز ولد گل آیاز وغیرہ جو کہ پولیس کو مقدمہ علت نمبر 418 مورخہ 15-10-2010 جرم PPC 302/324/427/148/149 تھانہ دوآبہ علت نمبر 418 مورخہ 26-09-2002 جرم 302/34 تھانہ دوآبہ اور علت نمبر 52 مورخہ 18-01-2012 جرم AO 13 تھانہ دوآبہ مطلوب تھے، کے گھر پر چھاپہ لگایا، ملزم اشتہاری گل آیاز پولیس پارٹی کو دیکھ کر بھاگنے کی کوشش میں گر گیا، جونہی پولیس اس کے قریب پہنچی تو وہ جاں بحق ہوا تھا۔ اس کے قبضہ سے ایک عدد پستول، 9 عدد کارتوس بمعہ کاش برآمد کر کے قبضہ پولیس کئے گئے جبکہ دیگر اشتہاری ملزمان خانہ خود میں عدم موجود پائے۔ نعش اشتہاری ملزم گل ایاز زیر حفاظت RHC نریاب لے جا کر جس کا پوسٹ مارٹم کیا گیا اور ڈاکٹر نے وجہ موت دل کا دورہ ہونا تحریر کیا اور متوفی کے جسم پر کسی قسم کے تشدد کے نشانات نہیں پائے گئے، نقل پوسٹ مارٹم رپورٹ لف ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ متوفی کے ورثاء نے احتجاج کیا مگر افسران بالا سے گفت و شنید کے بعد ورثاء متوفی اس بات پر متفق ہوئے کہ ان کی مرضی کے مطابق کسی دوسرے سینیئر میڈیکل آفیسر سے دوبارہ پوسٹ مارٹم کیا جائے اور متوفی کا ڈی ایچ کیو ہسپتال ہنگو میں دوبارہ پوسٹ مارٹم کرایا گیا اور پوسٹ مارٹم رپورٹ میں دوبارہ کسی قسم کا تشدد نہیں پایا گیا اور وجہ موت دل کا دورہ تحریر ہوا، تاہم متوفی کے جسم کے کچھ اعضاء بغرض کیمیکل تجزیہ لئے گئے۔ نقل پوسٹ مارٹم رپورٹ لف ہے۔

(ج) مندرجہ بالا حقائق اور پوسٹ مارٹم رپورٹس کی روشنی میں عرض ہے کہ متوفی اشتہاری ملزم بعمر تقریباً 70/75 سال کی موت حادثاتی/دل کا دورہ پڑنے سے ہوئی ہے، ڈاکٹرز کی تفصیلاً رپورٹ ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

مفتی سید جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ محترمې! سوال خو چې ما ته کوم جواب ملاؤ دے ، د جواب مطمئن کيدو او نه مطمئن کيدو به وروستو خبره کوؤ خو ما ته به جواب څوک راکوی د دغه ایوان کښې څوک شته دے چې ما ته جواب راکړی؟

محترمہ مسند نشین: ډیر ښه سوال دے مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: جی۔

محترمہ مسند نشین: دا بالکل ستاسو سم سوال دے And this very strange ,there is no Government Minister except for one, Madam Dr. Meher Taj Roghani۔ عارف یوسف صاحب! اس کوئسچن کا کون جواب دے گا، محکمہ داخلہ؟ یہ ہے نا جی The Parliamentary Secretary for Law is here، کوئسچن نمبر 2505، تاسو خپل ضمنی سوال، کوئسچن نمبر وایه جی، مفتی صاحب! کوئسچن نمبر خالی اووایه۔

مفتی سید جانان: سوال نمبر نشته دے ، دې کوئسچن باندې نمبر نشته۔

محترمہ مسند نشین: 2505، Answer be taken as read, any supplementary ، څه ضمنی سوال شته؟ هغه وکړئ تاسو۔

مفتی سید جانان: ما ته میډم! چې کوم جواب ملاؤ دے ، هغه تسلی بخش جواب دے ، زه مطمئن یمه۔

محترمہ مسند نشین: چلو ، دا خو ډیر ښه اوشو۔ سوال نمبر 2507، جناب مفتی سید جانان صاحب، 2507۔

مفتی سید جانان: د فضل غفور صاحب به وی، زما خو بل نشته دے۔

محترمہ مسند نشین: اچھا، مولانا فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی جی، میڈم! یہ سوال ابھی مجھے ملا ہے، اس کا جواب ابھی میں نے اس کو پڑھا نہیں، تو اس کو اگر آپ دوسرے دن تک وہ کریں تو بہتر ہوگا۔

محترمہ مسند نشین: تو میں آپ کو تھوڑا ٹائم دے دیتی ہوں، آپ پڑھ لیں نا، میں اب تھوڑی دیر بعد اس کو لے لیتی ہوں۔

مولانا مفتی فضل غفور: ٹھیک ہے، Last میں لے لیں۔

محترمہ مسند نشین: ہاں آخر میں لے لوں گی، آپ پڑھ لیں تسلی سے لیکن آپ تسلی سے نہیں پڑھ سکتے کیونکہ اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: خیر ہے جی۔

محترمہ مسند نشین: کوئسچن نمبر 2056، مولانا مفتی غفور صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی کوئسچن نمبر 2056، یہ میں نے سوال کیا ہے۔

Madam Chairperson: Answer be taken as read, any supplementary? ضمنی سوال کریں۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ میں نے جو چیز پوچھی ہے، اس کے حوالے سے کوئی جواب نہیں دیا گیا ہے، یہ جواب سوال سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ میں نے سوال پوچھا ہے بونیر کا اور جواب دیا گیا ہے سوات کا اور اب تو احتجاجاً اس وقت تک ہم اس پروسیڈنگز کو آگے نہیں چلنے دیں گے جس وقت تک اس کا Concerned Minister ایوان میں موجود نہ ہو، میڈم۔

محترمہ مسند نشین: تو Concerned Minister آج انہوں نے وہ کیا ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: نہیں ہے تو ایجنڈا پہ کیوں لایا گیا؟

محترمہ مسند نشین: تو پھر اس کو ڈیفر کر دیتے ہیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: نہیں، یہ تو مذاق ہے، ہم مہینوں سے انتظار کرتے رہتے ہیں۔

محترمہ مسند نشین: نہیں، اس کو پھر ڈیفر کر دیتے ہیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: پھر جب۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: کون اس کی ذمہ داری لے رہا ہے؟ عارف یوسف صاحب! منسٹر فار سپورٹس تو آج نہیں ہیں۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): اسلئے کہ اگر وہ خود ہوں تو بہتر جواب اس کا دے سکیں گے جی۔

محترمہ مسند نشین: توپھر یہ پہلے بتانا چاہیے تھاڈیپارٹمنٹ کوتاکہ یہاں پہ واقعی یہ کوئسچن، سیکرٹریٹ کوبتانا چاہیے تھا۔

معاون خصوصی برائے قانون: بالکل، آپ ٹھیک کہتی ہیں، آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔

مولانامفتی فضل غفور: میڈم! یہ مذاق ہے مذاق۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: شاہ حسین صاحب۔

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میډم! دا منسټر صاحب نه وی نو خیر دے مجبوریانې دی، زه دې ته حیران یمه چې دا دوه درجنه پارلیمانی سیکرټریز چې دی، څه له دی؟ چې په دې دوه درجنه پارلیمانی سیکرټریانو باندې د حکومت خرچه راځی، دا پارلیمانی سیکرټریان خو دی دې د پاره چې منسټر صاحب نه وی نو پارلیمانی سیکرټری به د دې سوالو جواب ورکړی۔ منسټر خو مجبوره شو هغه لاړو نو دا پارلیمانی سیکرټریان هم چرته لاړل تول؟

Madam Chairperson: Who is the Parliamentary-----

جناب شاہ حسین خان: مهربانی وکړئ جی چې دا پارلیمانی سیکرټریان خو راوله، لږ ئے کښینوئ۔

محترمہ مسند نشین: سینیئر منسٹر، جناب شہرام خان صاحب۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: جی میڈم سپیکر!

محترمہ مسند نشین: ایک منٹ، آرڈر، ایک منٹ، سینیئر منسټر صاحب! تاسو جواب به راکړئ کنه۔ صرف بات سن لیں ان کی، صرف آپ دومنٹ بات سن لیں۔ میں بھی سننا چاہتی ہوں کہ کوئی جو بھی قانونی دائرے ہیں، میں بھی سننا چاہتی ہوں، آپ صرف ان کا پوائنٹ سنیں۔

May be here is something very-----

سینیئر وزیر (صحت): میری ریکویسٹ ہے جی، معزز اراکین سے کہ ان کی بات بالکل بجا ہے، آنریبل منسٹر جو ہمارے ہیں، نلوٹھا صاحب خیر ہے تھوڑا سا گزارہ کرلیں، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، پلیز۔

محترمہ مسند نشین: بیٹھ جائیں پلیز، No cross talking، آپ ایک منٹ کی بات سن لیں، پھر میں آپ کو ضرور موقع دوں گی۔ یہ سب چھوڑیں سر۔ سینیئر منسٹر کو دیں موقع کہ وہ Explain کردیں۔ میں

ریکویسٹ کرتاہوں اس ہاؤس سے کہ ان کی بات بالکل صحیح ہے کہ منسٹرز ہونے چاہئیں، اگر کوئی منسٹر نہیں ہے، ان کی Definitely کوئی Reason ہو گی جس وجہ سے وہ نہیں ہیں تو اس کی وجہ سے میں معذرت کرتاہوں، ان شاءاللہ ایم پی اے صاحب کے جو خدشات ہیں، اگر اس کوسچن کو ڈیفر کر لیا جائے نیکسٹ سیشن میں تو ان کے سوال کا جواب وہ ڈیٹیل میں دے دیں گے۔ میری ریکویسٹ ہو گی، میں بالکل اس کو کر لوں گی لیکن میں، ایک منٹ، اپوزیشن کا میں پوائنٹ بتا رہی ہوں، میں نے اس دن بڑا کلیئر، آپ تشریف رکھیں، میں نے بہت کلیئر اور Categorically گورنمنٹ بنچز کو، ٹریژری بنچز کو Inform کیا، آپ یقین مانیں، شاید مجھے پتہ ہے کسی کے ذریعے انفارمیشن آئی لیکن منسٹر فار سپورٹس جن کا آج بزنس تھا، یہاں پہ ان کے آفس نے یہ گوارا نہیں کیا کہ وہ یہاں سیکرٹریٹ کو Inform کرے۔ جناب اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحبہ، ہمیں بہت افسوس ہے کہ آپ کی کلیئر رولنگ کے باوجود آپ نے حکم دیا تھا کہ جس Concerned Minister کا کوسچن ہو یا کال اٹینشن نوٹس ہو، اگر وہ نہیں آ سکتا تو وہ چیئر کو آگاہ کرے گا کہ میں کل نہیں آ سکتا، اس کے باوجود آپ دیکھ رہے ہیں کہ حکومت اس ایوان کو بالکل کوئی اہمیت نہیں دے رہی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ سپیکر صاحبہ، یہ اس ایوان کی بہت بڑی توہین ہیں، اس دن بھی ہم نے واک آؤٹ کیا اور ہر روز اپوزیشن اگر حکومت کو اپنے اس رویے پہ یاد دلاتی ہے کہ آپ کم از کم اس ایوان کو توجہ دیں اور اہمیت دیں، اس کے باوجود حکومت اس پہ توجہ نہیں دیتی تو ہم واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ مسند نشین: بنیادی طور پر یہ اپوزیشن کا حق ہے لیکن یہ منسٹر فنانس اور سینیئر منسٹر جا کر اپوزیشن کو لے کر آئیں، بنیادی طور پہ یہ ان کا، یہ بالکل ان کا جائز نکتہ ہے، یہ میں نے اس دن دیا اور یہ میں آپ کو بتاؤں ریکارڈ کیلئے کہ منسٹر سپورٹس کے آفس سے کوئی اطلاع اس سیکرٹریٹ کو آج نہیں آئی، یہ ہمیں Indirectly پتہ لگا کیونکہ آج چیف منسٹر صاحب گئے ہوئے ہیں کوہاٹ اور ان کے علاقے میں May be ان کے ساتھ وہ وہاں پہ مصروف ہیں لیکن جس طریقے سے یہاں چیئر سے رولنگ آئی ہے، ان کے

ڈیپارٹمنٹ کو اس چیز سے جو کہ آج ایجنڈا پہ تھا، سیکرٹریٹ کو Well before time inform کرنا چاہیئے تھا اور آج واقعی جو حکومتی بنچیز ہیں، ان میں بہت ہی کم حاضری ہے، مجھے نہیں پتہ اس کی کیا وجہ ہے لیکن جو اس وقت ایجنڈا پڑا ہے، میں تو سمجھتی ہوں کہ اس ایجنڈے کو 'ٹیک اپ' کرنے کے لئے مجھے وہ نظر نہیں آرہے ان ڈیپارٹمنٹس کے لوگ بھی وہ کس طریقے سے ان سوالات کے جواب دیں گے؟ بہر حال یہ والا کوسچن میں ڈیفر کر رہی ہوں، مفتی فضل غفور صاحب کا۔

ایک رکن: میڈم! کورم پورا نہیں ہے۔

محترمہ مسند نشین: اب آپ یہاں سے نہ ہلنا، یہ کاؤنٹنگ کریں۔

Madam Chairperson: Let the bells be rung for two minutes.

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Madam Chairperson: The House is adjourned for half an hour, we will re-assemble at 04:30 to takeup the agenda.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے آدھا گھنٹہ کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد محترمہ مسند نشین مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

محترمہ مسند نشین: محترمہ آمنہ سردار کے سارے کوسچنز Deferred because she has informed کہ کسی ڈیتھ کی وجہ سے وہ نہیں ہیں So we are left with Muhtarma Meraj Humayun Sahiba، کوسچن نمبر 2443، نہیں ہیں؟ She is not around, okay. مفتی فضل غفور صاحب! آپ کا ایک کوسچن تھا، شروع میں آپ نے کہا کہ End میں کریں۔

مولانا مفتی فضل غفور: میڈم! وہ جس کوسچن پہ ہمارا احتجاج ہوا تھا۔

محترمہ مسند نشین: آپ کا تو وہ سپورٹس اینڈ کلچر پہ تھا نا؟

مولانا مفتی فضل غفور: جی، جی جی۔

محترمہ مسند نشین: جو آپ کا شروع میں ایک کوسچن جو آپ نے کہا، میں نے نہیں پڑھا، میں کوسچن نمبر بتا دیتی ہوں۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ جو 2056 ہے۔

محترمہ مسند نشین: جی ہاں، 2507۔
مولانا مفتی فضل غفور: وہ تو الگ ہے، یہ جس کوئسچن پہ یہ مسئلہ بنا تھا۔
محترمہ مسند نشین: نہیں، وہ تو میں نے ڈیفر کر دیا سپورٹس والا آپ کا۔
مولانا مفتی فضل غفور: کیوں ڈیفر کر دیا؟
محترمہ مسند نشین: وہ ہے نہیں نا، ظاہر ہے اس وقت ابھی منسٹر نہیں ہے اور میں نے Strict action، اس پہ ابھی بات کرتے ہیں۔
مولانا مفتی فضل غفور: اس میں میری گزارش یہ ہے کہ مظفر سید صاحب تشریف لائے تھے، فنانس منسٹر صاحب، اس نے یہ کمٹمنٹ کی کہ چونکہ یہ جواب غلط دیا گیا ہے اسلئے ہم اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجیں گے اور پورا احتساب کریں گے ڈیپارٹمنٹ کا، جواب کا تو سوال سے کوئی تعلق ہی نہیں۔
محترمہ مسند نشین: دیکھیں، وہ ٹھیک ہے لیکن اگر میں اس کو، جب تک ان کی طرف سے جواب سن نہ لوں، یہ تو ٹھیک ہے، آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔
مولانا مفتی فضل غفور: Written form میں جواب آیا ہے نا، یہ تو 'بلیک اینڈ وائٹ' میں ہے، ابھی موجود ہے، جواب کا سوال سے کوئی تعلق ہی نہیں۔

محترمہ مسند نشین: آپ کا یہ سوال ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا نے بجٹ 15-2014 میں کالام سوات وغیرہ سمیت مختلف مقامات کے سیاحتی فروغ کیلئے ایک خطیر رقم مختص کی ہے؟" جواب میں آیا ہے کہ "جی ہاں، یہ درست ہے"۔
مولانا مفتی فضل غفور: جی، درست ہے بالکل، یہ دوسرا جز۔
محترمہ مسند نشین: دوسرا، "آیا یہ بھی درست ہے کہ بونیر کے سوات کے ساتھ ملحقہ علاقے گوکند، راجگلئ کلیل کنڈاؤ، ایلم کڑاکڑ کے حسین اور پرکشش دلفریب مناظر سے صوبہ بھر کے سیاح لطف اندوز ہو رہے ہیں؟"
مولانا مفتی فضل غفور: جی جی۔

محترمہ مسند نشین: وہ کہتے ہیں کہ جی، یہ بھی درست ہے، بونیر کے سوات کے ساتھ ملحقہ علاقے ہیں اور پھر انہوں نے کہا ہے کہ اس سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی جی۔

محترمہ مسند نشین: اور اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت مذکورہ مقامات کو سیاحتی فروغ کیلئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اور ان علاقوں کی ڈیویلپمنٹ اور سیاحتی فروغ کیلئے کتنی رقم کی منظوری دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا مفتی فضل غفور: جی، یہ جو جواب دیا ہے۔

محترمہ مسند نشین: جواب میں ہے "صوبائی حکومت نے صوبائی سیاحتی ادارے کے توسط سے درج بالا مقامات پر سیاحتی ترقیاتی اقدامات کا اجراء کیا ہے جس میں قابل ذکر سوات میں بحرین ریسٹ ہاؤس، پارک کی مرمت اور گبین جبہ اور سلاطن وادیوں میں ریسٹ ہاؤسز کی تعمیر شامل ہے، اس کے علاوہ صوبائی حکومت نے ملاکنڈ ڈویژن میں سیاحت کے فروغ کیلئے پاک فوج کو تین کروڑ روپے دیئے ہیں 14-2013 اور 15-2014 میں جبکہ صوبائی حکومت مالم جبہ سلاطن، گبین جبہ، بحرین سوات میں مختلف مقامات پر سیاحتی سہولیات کی فراہمی کیلئے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کے مطلوبہ درکار فنڈز کا انتظار کر رہی ہے جس کے بعد ان مقامات پر تعمیری کام شروع کر دیئے جائیں گے جبکہ حال ہی میں مالم جبہ ہوٹل و چیئر لفٹ اور اس کے ریزوٹ کی دوبارہ بحالی کیلئے ٹورازم کارپوریشن نے صوبائی حکومت کی منظوری کے بعد یہ پراجیکٹ نجی شعبہ کے فرم کو پٹے پر دے دیا ہے۔ یہ فرم عرصہ دو سال میں درج بالا سہولیات کو بین الاقوامی معیار کے مطابق بحالی کرے گی جس سے سوات میں سیاحوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور علاقے میں سیاحت فروغ پائے گی۔

مولانا مفتی فضل غفور: تو میں نے تو میڈم! بونیر کا مسئلہ اٹھایا ہے اور انہوں نے نشاندہی کی ہے سوات کی، اب میں پوچھ رہا ہوں کسی اور چیز کا اور یہ جواب دے رہے ہیں کسی اور چیز کا۔

محترمہ مسند نشین: ابھی آپ یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں، I agree، انہوں نے بجائے اس کے کہ آپ کو بونیر کے متعلق ایک سمپل سا جواب دے دیتے کہ آیا وہ ارادہ رکھتی ہے یا نہیں، کہ ان علاقوں میں خاص

طور پر جو آپ نے نام لئے ہیں، گوکند اور راجگلئی وغیرہ میں لیکن ساتھ ہی آپ نے اوپر لکھا ہے کہ چونکہ بونیر سوات کے ساتھ، انہوں نے آپ کو سوات کی ڈیٹیل بھی دے دی ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ سوات کے ساتھ ملحقہ علاقے، سوات کے اپنے Representatives ادھر موجود ہیں جی۔

محترمہ مسند نشین: اور انہوں نے، میاں جعفر شاہ صاحب کو انہوں نے خوش کرنے کی کوشش کی ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: یہ سوات کے اپنے Representative موجود ہیں، میں تو بونیر کا Representative ہوں، میں نے پوچھا ہے سوات کا بونیر کے ساتھ۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: تو ہم آپ کا خیال ہے کہ جب تک کوئی جواب آئے نہیں، بتائیں مظفر سید صاحب! آپ نے ان کو کیا ایشورنس دی ہے؟۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: یہ کونسچن آپ لے رہے ہیں ابھی؟

مولانا مفتی فضل غفور: جی ہاں۔

محترمہ مسند نشین: اچھا جی، میاں جعفر شاہ صاحب، آپ بھی سپلیمنٹری کر لیں۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ Actually اسی نوعیت کا سوال Last year میں نے پوچھا تھا میڈم! اور اس میں محکمے نے یہ جواب دیا تھا کہ ہم سی اینڈ ڈبلیو کی طرف سے (قہقہہ) فنڈز ریلیز کرنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ یہ انتظار کی گھڑی اب بہت لمبی ہو گئی ہے، ایسا نہ ہو کہ پانچ سال گزر جائیں اور یہ انتظار ہی انتظار رہے۔ تو یہ بھی وضاحت فرمائیں کہ یہ انتظار کب تک رہے گا؟

جناب عبدالستار خان: میڈم! آپ مجھے بھی اجازت دیں۔

محترمہ مسند نشین: جی عبدالستار صاحب، عبدالستار خان، مائیک کھولیں۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ یہ بڑا اہم سوال لایا ہے، چونکہ میں اس ٹورازم پہ سٹینڈنگ کمیٹی کا چیئرمین بھی ہوں، میرے خیال میں یہ سوال پورے صوبے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس خیبر پختونخوا

میں جو بھی ہمارے 'ٹورازم سپاٹس' ہیں، وہاں کی ڈیویلپمنٹ کیلئے کمیٹی نے بھی ایک پلان Recommend کیا تھا جس میں کالام، سوات، وادی کاغان، کاغان چیئر لفٹ اور سپر ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ، سپاٹ میں دو ریسٹ ہاؤسز، اس کے علاوہ الائی میں، مانسہرہ میں، گلیات میں ہم نے Propose کئے تھے بہت سے ریسٹ ہاؤسز، میرے خیال میں دو سال سے، میڈم سپیکر! توجہ چاہوں گا میں۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: میں آپ کی طرف ہوں جی۔

جناب عبدالستار خان: دو سال سے اس کے ڈیویلپمنٹ ونگ میں بالکل کام نہیں ہو رہا اور ہماری سکیمیں ضائع ہو رہی ہیں۔ میں گزارش کروں گا اس سوال کے سپورٹ میں کہ اس سوال کو کمیٹی میں بھیج دیں، اس کو Thoroghly ہم Examine کریں گے اور ان سے پوچھیں گے کہ یہ دو سال سے ہماری ڈیویلپمنٹ سکیمیں کیوں نہیں ہو رہی ہیں؟ یہ بڑا Important سوال ہے۔ کاغان چیئر لفٹ ابھی تک نہیں بن سکا ہے۔

محترمہ مسند نشین: تشریف رکھیں۔Let me۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: سپر ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ پہ ابھی تک کام نہیں ہو سکا ہے۔

محترمہ مسند نشین: ستار صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا، بالکل۔Let's hear from the Minister

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): شکریہ، میڈم سپیکر صاحبہ۔ میں ایک تو پہلے تمام اپوزیشن کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میری اور سینیئر منسٹر صاحب کی ریکویسٹ مان کر وہ دوبارہ ایوان میں آ گئے اور وہاں میں نے ان سے Commitment کی On the behalf of the government اور آپ کے اور تمام ہاؤس کے، کہ آپ کی بات Valid ہے، آپ کا پوائنٹ Valid ہے اور آئندہ ان شاءاللہ ایسی نوبت نہیں آئے گی اور ہم کوشش کریں گے کہ اپوزیشن کی بات کو ہم وقت بھی دیں گے اور اس کو Weightage بھی دیں گے اور اس کی آراء کا ہم احترام بھی کرتے ہیں اور ہم کوشش کریں گے کہ بلا عذر شرعی اگر کوئی زیادہ وہ نہ ہو تو کیبنٹ ممبرز Ensure فرمائیں گے کہ وہ یہاں تشریف فرما ہوں اور میں ساتھ ساتھ اس کو بھی دوبارہ تھوڑا سا میں Repeat کر رہا ہوں کہ پرسوں آپ نے جو رولنگ دی تھی، وہ رولنگ بڑی واضح ہے، اس میں کوئی ابہام اور Ambiguity نہیں تھی، کیوں اس کو آنر نہیں کیا گیا ہے؟ اور اس کا میں بالکل سختی سے

نوٹس لیتا ہوں اور مجھے اس پہ افسوس بھی ہے کہ چیئر نے یہاں سے واضح احکامات جاری کر کے کہ ایڈ منسٹریٹیو سیکرٹری صاحب یا اگر اس کا کوئی زیادہ عذر ہو تو کم از کم ایڈیشنل سیکرٹری صاحب، وہ یہاں ہاؤس میں موجود ہونا چاہیئے، تو اس کا سختی سے نوٹس لیا جائے گا اور چیف سیکرٹری صاحب اور سی ایم صاحب کے نوٹس میں یہ بات لائی جائے گی اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے، آپ کی رولنگ، یہ حکم ہے اور ان شاءاللہ اس کو آنر کیا جائے گا اور میں جو Concerned questions ہیں مولانا صاحب کے، فضل غفور صاحب کے، اس حوالے سے میں تھوڑی سی ایک ریکویسٹ اسلئے کر رہا ہوں کہ انہوں نے جو دو سوالات پوچھے ہیں جز (الف) اور (ب) کے، اور پھر انہوں نے جز (ج) میں جو گورنمنٹ کے ارادے اور خواہش کے بارے میں پوچھا ہے تو گورنمنٹ نے اگرچہ ٹیکنیکلی اس میں بونیر کا نام تو نہیں لیا ہے لیکن انہوں نے یہ بات Endorse کی ہے اور کمٹمنٹ کی ہے کہ ہاں، ہم ارادہ رکھتے ہیں لیکن میں تھوڑا سا مولانا صاحب کو اس حوالے سے کہ بالکل، آپ کی بات صحیح ہے، تو میں ان کو ایشورنس دیتا ہوں کہ اس کو میں متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری صاحب، منسٹر صاحب سے ہم بیٹھ کر اس کیلئے سمری بنائیں، اس کیلئے پراسیس کریں اور ان شاء اللہ اس کو ہم اور جیسے پشتو میں ایک شعر ہے مولانا صاحب! کہ:

ے کہ د پیر بابا مرتبہ نہ وے کاڑہ بہ نہ وے د ایلم د غرہ سرونہ

آپ نے ایلم کی بات کی ہے تو ہم بھی اس کو اناؤنس کرتے ہیں، مانتے ہیں اور آپ نے بڑا اچھا پوائنٹ، اور ان شاءاللہ اس کا ہم خیال رکھیں گے ان شاءاللہ۔

<u>محترمہ مسند نشین</u>: منسٹر صاحب! Let me this, thank you، آپ نے Explain تو کر دیا لیکن میں ایک بات یہ بتاؤں کہ یہ کوئسچنز، ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری جتنی ہے، اتنی ہی منسٹر انچارج کی ہے۔ یہ Approval اس کی، ہر کوئسچن کا Answer ڈیپارٹمنٹ منسٹر کے سامنے رکھتا ہے اور اس کی Approval Minister concerned دیتا ہے یا جو بھی انچارج منسٹر، یہ دیکھنا ہوگا کہ کس طرح ایسے جواب کیلئے اگر ڈیپارٹمنٹ نے غلط جواب دیا بھی ہے تو How can a Minister or Special Assistant in-charge، وہ اس غلط جواب کو Approval دیکر، وہ کیا ان کے پاس اتنا ٹائم بھی نہیں ہے کہ وہ اس سوال کو دیکھ لیں کہ یہ کسی آنریبل ممبر کیلئے یہ جواب دیا جا رہا ہے؟

وزیر خزانہ: میرے خیال میں اس کا تو نوٹس لینا چاہیئے کہ اس میں، ویسے میں ان کی نیت پہ تو شک نہیں کرتا کہ انہوں نے یہ جو ارادہ، انہوں نے جو بات کی ہے، اس کو اصولی طور پر In Principle انہوں نے Agree کیا ہے لیکن جو نام اس کو لکھنا چاہیئے تھے، بونیر اور ایلم اور اس قسم کے پیر بابا، تو میرے خیال میں یہ لکھنا چاہیئے تھا، یہ ٹیکنکل غلطی ہوئی ہے اور اس کو اسی طرح اسی الفاظ میں اس کو مخاطب کرنا چاہیئے تھا، تو میرے خیال میں یہ اس کا اگر Negligence یا Oversight ہو چکی ہے تو اس حوالے سے میرے خیال میں آئندہ ان کو احتیاط رکھنی چاہیئے اور On behalf of the Chair یہاں میں اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ جو بھی کوئسچن ہو اس پارلیمانی سسٹم میں تو میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ یہ پارلیمانی جو امور ہیں، وہ کوئسچنز پھر ڈیپارٹمنٹ چلے جاتے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے کہ وہ پہلے جواب تیار کرتے وقت Minister concerned سے بیٹھ کر اس کے ساتھ Thoroughly discuss کر لے، اس کو صرف Dictation نہ دے کہ بس انہوں نے یہ لکھا اور آپ یہ پڑھ کر سنائیں، بلکہ In picture منسٹر کا Input بھی اس میں شامل ہو اور ہم سوالات کا احترام بھی کرتے ہیں، کوئی یہ وقت کے ضیاع کیلئے ہم نہیں کہتے، وہ اسلئے کہ انہوں نے جو بات اٹھائی ہے، اس میں اس صوبے کی خیر ہے، اس ڈیپارٹمنٹ کی خیر ہے گو کہ اس حوالے سے اس پہ خرچ بھی آئے گا، جو بھی ہو وہ اپنی جگہ پہ لیکن اس کی نیت پہ شک نہیں کرنا چاہیئے۔ تو یہ صوبے کے Interest میں ہے، Public interest میں ہے تو اس کا آئندہ، یہاں سے ہم یہ ایشور کراتے ہیں کہ ایڈ منسٹریٹیو سیکرٹری جس سوال کا جواب وہ تیار کرتے ہیں، Concerned Minister کے ساتھ خود بیٹھ کر اس کا Input لے لیں اور پھر یہ اس قسم کے سوالات کے جواب نہیں دینے چاہئیں۔

محترمہ مسند نشین: شکریہ۔ میں جی، مفتی صاحب! آپ کی تسلی ہوئی؟

مولانا مفتی فضل غفور: میں نے ریکویسٹ کی تھی کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجا جائے تاکہ پتہ چل جائے کہ کس کی غلطی ہے، کیا غلطی ہے؟ میں نے جو چیز مانگی ہے، وہ چیز تو مجھے کسی نے بتائی ہی نہیں تو میں اب کس چیز پہ اعتماد کروں منسٹر صاحب!

محترمہ مسند نشین: منسٹر صاحب۔

وزیر خزانہ: ایک تو اگر مولانا صاحب اس طرح کرتے ہیں کہ پیر منگل کے دن جو اجلاس ہونے والا ہے، اس تک اس سوال کو سر سبز رکھا جائے، Concerned Minister آ کے ان سے پھر ڈیبیٹ کر کے میرے خیال میں تو اس میں کوئی وہ نہیں ہے لیکن کمیٹی کی بجائے اس کی تسلی و تشفی اس وقت صحیح ہو سکتی ہے کہ انہوں نے جو بات کی ہے، اس کو اگر پذیرائی ملے اور وہ حل ہو جائے تو میرے خیال میں وہ مناسب ہو گا۔

Madam Chairperson: Okay. Let's this Question be takenup on Monday, I am deferring it till Monday

اور منسٹر کنسرنڈ جو ہیں، وہ آ کے اس کا جواب دیں۔ اس کو Rota day سے ہٹ کہ As a special case Monday کیلئے لے آئیں اور آپ منسٹر صاحب کو انفارم کریں، ان کے ڈیپارٹمنٹ سے جو آج سب سے زیادہ ہے، میں سینیئر منسٹر کے بھی نوٹس میں لاؤں، سینیئر منسٹر فار ہیلتھ! آپ کے نوٹس میں بھی لیکر آؤں، کہ آج سپورٹس اینڈ کلچر کے ٹورازم کے، نہ منسٹر نہ پارلیمانی سیکرٹری نہ سیکرٹری نہ ایڈیشنل سیکرٹری نہ ڈپٹی سیکرٹری نہ کوئی ایس او، کوئی سنگل بندہ نہیں ہے جبکہ ان کا آج Rota day ہے، میں نے تو اس کا بہت Strict notice لیا ہے، شاید یہ میری اس دن کی وارننگ کیلئے اسمبلی کو ایک انہوں نے بتایا ہے کہ وہ ہے، لیکن اس جگہ پہ I am writing a letter to the Chief Secretary of the Province, informing him about this condition اور وہ اس کیلئے جو بھی ایکشن لیں، اس کو وہ لیں اور ساتھ ہی میں چاہتی ہوں کہ آپ چیف منسٹر کو بھی Inform کریں کیونکہ اگر منسٹرز آج Busy تھے تو ان کے پارلیمنٹری سیکرٹری کو یہاں ہونا چاہیئے تھا یا پھر وہ اپنے کسی Cabinet Colleague کے حوالے کر دیتے اور ان چیزوں کو، اگر آپ ہاؤس کو سیریس کوئی نہیں لے گا تو پھر آپ یہ سمجھ لیں کہ پھر اس کا مطلب ہے کہ عوام کو کوئی سیریس نہیں لے رہا یا ان کے مسائل کو کوئی سیریس نہیں لے رہا So I am deferring it as a special case، یہ Monday کو اس کو لگائیں گے اور اس کو وہ Minister concerned آ کر جواب دیں گے اور پھر اس کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر! میں سوال نمبر 2056 کے بارے میں Detailed discussion کیلئے۔۔۔

محترمہ مسند نشین: عبدالستار صاحب کا مائیک آن کریں، کیا کہہ رہے ہیں؟ جی ستار صاحب۔

جناب عبدالستار خان: میڈم سپیکر! میں سوال نمبر 2056 پر Detailed discussion کیلئے Rule 48 کے تحت نوٹس دیتا ہوں۔

محترمہ مسند نشین: پہلے ان کو یہ جواب دیں، پھر اس کے بعد جب یہ ایک دفعہ ہو جائے جواب اور یہ اس کا حصہ بن جائے تو اس کے بعد آپ یہ نوٹس دیں۔

جناب عبدالستار خان: یہ بھی ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔

محترمہ مسند نشین: جو آپ لوگوں نے سوالات کئے ہیں، اپنے Concerned areas کیلئے، میرا مشورہ ہے، اس کیلئے آپ فریش نوٹس دیں۔ محترمہ معراج ہمایون صاحبہ نے، نماز پڑھ رہی تھیں، ریکویسٹ کی ہے، جی میاں صاحب، میاں جعفر شاہ۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، میڈم۔ میں ویسے ہاؤس کے نالج میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹریز بہت ہیں اور آج میں نے سنا ہے کہ ایک نئے پارلیمانی سیکرٹری کا بھی اضافہ ہوا ہے، جاوید نسیم صاحب کا، تو میں ہاؤس کو مبارکباد دیتا ہوں۔

(تالیاں)

محترمہ مسند نشین: اچھا، ہمارے ابھی تک نوٹس میں نہیں آیا لیکن اگر وہ آ جائے تو ہماری طرف سے بھی بہت مبارک، ان شاءاللہ۔ کوسچن نمبر 2443، محترمہ معراج ہمایون صاحبہ۔

* _ 2443 Meraj Hamayun Khan: Will the Minister for Home be pleased to state that:

(a) There are Women Police Station functioning in the Province;

(b) If yes, then please provide details of Women Police Stations in each district?

Mr. Parvez Khattak (Chief Minister) (The answer read by Special Assistant for Law): (a) Yes.

(b) There are two Women Police Stations functioning in the Province of Khyber Pakhtunkhwa.

(i) Women Police Station, Peshawar.

(ii) Women Police Station, Abbottabad.

Madam Chairperson: Answer be taken as read, any supplementary?

محترمہ معراج ہمایون خان: یس میڈم۔ یہ کوئسچن میں نے اسلئے کیا تھا کہ پولیس سٹیشنز، ہمارے صوبے میں خواتین کے ساتھ زیادتی روز بروز بڑھتی جارہی ہے، ان کے کیسز روز بروز بڑھتے جارہے ہیں اور یہ ایک بہت ہی اہم اور بہت ہی اچھا فیصلہ بے نظیر صاحبہ کی حکومت میں ہوا تھا کہ پولیس سٹیشن فیمیلز، ویمن پولیس سٹیشنز انہوں نے کھولی تھیں تاکہ خواتین کو آسانی ہو کیونکہ ایک خاتون، ایک عورت مردوں کی پولیس سٹیشن میں اتنی Comfortable اور ایسے نہیں جاسکتی تو میں نے اسلئے پوچھا تھا کہ اس وقت سے آج تک کتنی ہمارے پاس ویمن پولیس سٹیشنز ہوگئی ہیں؟ جواب مجھے ملا ہے کہ صرف دو پولیس سٹیشنز ہیں، ایک پشاور میں ہے اور ایک ایبٹ آباد میں ہے۔ تو میرا کوئسچن یہ ہے کہ آیا صرف پشاور اور ایبٹ آباد میں خواتین کیلئے یہ Facility دی گئی تھی، اور جو ہمارے پاس ہیں، صوابی ہے، کرک ہے، کوہاٹ ہے، ڈی آئی خان ہے، تو اتنے عرصے میں ہماری حکومت نے کیوں نہیں اس پر کیا؟ پولیس ریفارمز ہو رہے ہیں، یہ ذرا اگر مجھے Explain کریں کہ آیا وہ پالیسی ختم ہوگئی ہے؟ یا۔۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: پارلیمنٹری سیکرٹری فار لاء، عارف یوسف صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): شکریہ، میڈم۔ اس میں اس طرح ہے کہ انہوں نے جو Reply مانگی تھی، وہ تو دو پولیس سٹیشنز اس میں ہم لوگوں نے بتادی ہیں لیکن ابھی اس طرح ہے کہ Already پہلے سے بھی ہماری جو لیڈی پولیس ہے اور اس دفعہ ہم لوگوں نے بڑی زیادہ سینکشن کی ہیں ویمن پولیس کیلئے اس دفعہ، تو وہ اس دن ہم نے کیبنٹ میں بھی ڈسکس کیا تھا تو Sanctioned posts اس میں آگئی ہیں تو اس میں کافی زیادہ Inductions ہو رہی ہیں تو ہماری یہ، بلکہ اپنی ایک خواہش ہے کہ ہر تھانے میں ایک ڈسک بنایا جائے، بعض جگہ بنایا جا بھی چکا ہے تو وہ ہر تھانے میں کوشش کر رہے ہیں کہ اس کا ایک ڈسک ہو جہاں پر جو ویمن، ہماری بہنیں آتی ہیں تو وہ ان کو آسانی ہو وہاں پہ جی۔

محترمہ مسند نشین: تو آپ انفارمیشن شیئر کر دینگے آنریبل ممبر کے ساتھ، جہاں جہاں پہ بھی ویمن ڈسک موجود ہیں۔

معاون خصوصی برائے قانون: بالکل جی، یہ جس ٹائم بھی چاہیں، بالکل میں ان سے، اگر اس کے بعد بھی مجھ سے ملنا چاہیں، میں انہیں تمام جو ڈیٹیل ہے، باقاعدہ اس میں وہ میں آپ کو دے دوں گا جی۔

محترمہ مسند نشین: محترمہ معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم! تھینک ویری مچ اور شکریہ پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب کا، لیکن میرا سوال ابھی بھی، جو سپلیمنٹری ہے، آیا وہ پالیسی بالکل ختم ہوگئی ہے کہ ویمن پولیس سٹیشنز ہوں گی، اس کی جگہ پر نئی پالیسی آگئی ہے کہ ایک ویمن کی ڈیتھ ہوگی، اپوائنٹمنٹ تو الگ بات ہے، اپوائنٹمنٹ تو ہونی ہے ان کی، ابھی بھی ہمارے پاس اتنی کم ہیں، ہمارے جو الیکشنز ہو رہے تھے، لوکل گورنمنٹ الیکشن میں فیمیل پولیس تھی ہی نہیں اور یہی جواب آرہا تھا کہ ہمارے پاس کمی ہے، ہمارے پاس کمی ہے، تو اپوائنٹمنٹ تو الگ بات ہے، وہ تو ایک الگ ایشو ہے، میں تو پولیس سٹیشن کا کہہ رہی ہوں کہ پولیس سٹیشنز اور کیوں نہیں کھل رہیں؟

محترمہ مسند نشین: عارف یوسف صاحب! یہ پالیسی حکومت کی، کوئی تبدیلی ہوئی ہے اس میں؟

معاون خصوصی برائے قانون: اس میں میڈم! Last time ڈسکشن ہماری کافی ہوئی تھی اور اس میں آئی جی پی صاحب خود تشریف لائے تھے، انہوں نے کافی ریفارمز، خاص کر ویمن کیلئے ہم لوگوں کو اس میں بتائے تھے۔ اس میں کافی زیادہ ٹریننگ ہنگو میں، وہ جتنی وہ ہیں پولیس کیلئے اور خاص کر ویمن پولیس کیلئے، ان کو میرے خیال میں اتنی زیادہ سہولتیں دی جارہی ہیں جس طرح میل کیلئے سارا پروگرام ہے اسی طرح فیمیل کیلئے بھی انہوں نے شروع کر دیا ہے، تو اس میں اب یہ ہے کہ پولیس سٹیشنز۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: کیا حکومتی پالیسی میں یہ بات ہے کہ نہیں کہ ویمن پولیس سٹیشنز کو ختم کرکے، ہر جگہ پہ یہ حکومتی پالیسی نہیں ہے تو پھر ان دو شہروں میں علیحدہ پولیس سٹیشنز کیوں ہیں؟

معاون خصوصی برائے قانون: نہ جی، اس میں میڈم! اس طرح ہے، یہ جو پولیس سٹیشنز ہیں، یہ پہلے سے کام کر رہی ہیں وہاں پہ۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: ٹھیک ہے۔

معاون خصوصی برائے قانون: لیکن ہماری جب سے گورنمنٹ آئی ہے، ہم لوگوں نے اس کو زیادہ کرنے کی کوشش کی ہے کہ ویمن کو باقاعدہ Train بھی کیا جائے، Induction بھی ان کی زیادہ کی جائے، ہم

لوگوں نے اس دفعہ ویمن ٹریننگ یا ان کی Induction کیلئے Sanctioned کافی زیادہ پوسٹیں لائی ہیں تو میں اس میں۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: تو یہ کب تک ہو جائیں گی، کچھ اندازہ ہے؟

معاون خصوصی برائے قانون: جی، اس دفعہ ہماری کیبنٹ میٹنگ میں یہ ڈسکس ہوا تھا، نیکسٹ کیبنٹ میٹنگ میں ہم نے رکھا ہے، آئی جی پی صاحب آئیں گے اس میں، ہمیں ڈیٹیل میں، پھر وہ ہمیں اس میں تفصیل بتائیں گے جو اس میں ہے۔

محترمہ مسند نشین: لیکن میرا یہ مشورہ ہے آپ کو کہ آپ اپنی اس پالیسی کے متعلق کلیئر کر کے، حکومتی پالیسی، پالیسی آئی جی پی نہیں دیتا حکومت دیتی ہے۔

معاون خصوصی برائے قانون: نہیں، میڈم! اس میں۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: آپ نے، آپ کی گورنمنٹ کی پالیسی میں کیا ویمن پولیس سٹیشنز کے حوالے سے کوئی Specific ہے یا آپ یہ چاہیں گے کہ یہ پولیس سٹیشنز کام کرتے رہیں یا علیحدہ اور جگہوں پہ بھی بنیں یا پھر آپ چاہتے ہیں کہ تمام پولیس سٹیشنز ویمن پولیس سٹیشنز بھی ہوں اور اس میں ڈسک ہوں؟ یہ پالیسی ذرا واضح کر کے محترمہ کو آپ پہنچادیں اور آنے والے جو بھی آپ کے اور Plans بھی ہیں خواتین کے حوالے سے، اس کا ٹائم لائن کے ساتھ۔ جی، شاہ حسین صاحب۔

معاون خصوصی برائے قانون: ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔

محترمہ مسند نشین: بہت شکریہ، میڈم! تھینک یو۔

جناب شاہ حسین خان: ډیره مهربانی جی۔ ما هم دا یو گهنټه نیمه ډیره سخته تیره کړه۔ مونږ چې کله هغه واک آؤټ نه ورکوز شو نو دلته کښې راغلمه، دا کوئسچنې مې۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: قطع کلامی معاف، دا سپلیمنټری کوئسچن دے یا څه بله خبره ده؟

جناب شاه حسین خان: نه نه جی، دا صرف د اطلاع د پاره خبره کومه جی، اؤ جی، زه چې راغلم، ما دا سوچ اوکړو چې دا سختی راباندې د دې، تیر وتم ما دا سوچ

اوکړو ګنړې زما نظر چرته خدائے مه کړه تلے دے ځکه چې ما سره په دې ایجنډا کښې یو شے دے ، ما چې د جعفر شاه صاحب نه تپوس اوکړو ، هغه سره ایجنډا کښې څه بل څه دی، ما چې د بابک صاحب نه تپوس اوکړو نو هغه سره څه دریم قسم څه شے وو نو ما دا سوچ اوکړو چې زه ټهیک یم ، شکر دے نظر خو مې ټهیک دے خو دا ده چې9تاریخ په دې لیکلے دے ، 9 تاریخ ایجنډا دا دوئ سره هم ده، جعفر شاه سره، د 9 تاریخ ایجنډا بابک صاحب سره هم هغه ده، دریم قسمه ایجنډې دی، زه ګورمه بابک صاحب سره هم دغه او بیا څلورمه بله ځکه ده چې دا دوئ چې کوم د سوال جواب ورکوی، دا بیا څلورمه ده ځکه چې په دې دریو کښې خو دا نشته دا سوالونه، چې دا د کوم ځائې نه راغلی دی، چا راوړی دی؟ خو شکر دے ما وئیل ګنی زما نظر خراب شوے دے ، نظر مې الحمدللّٰه ټهیک دے۔

(قہقہے)

محترمہ مسند نشین: دا تاسو لږ زمونږ دې سیکرټری صاحب ته هغه راوړئ۔ میڈم !آپ کا سوال ختم ہو گیا اب ?You still want to ask some supplementary، آپ کا تو نہیں ہے نا۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میرا نہیں ہے۔

Madam Chairperson: Ji, Sultan Muhammad Sahib! On the same Question?

جناب سلطان محمد خان: جی، میڈم۔

محترمہ مسند نشین: جی جی، سلطان محمد خان۔

جناب سلطان محمد خان: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ میڈم !اس سوال میں Clearly یہ پوچھا گیا ہے کہ پولیس سٹیشنز کتنی ہیں؟ اور اس کے ساتھ میرا سپلیمنٹری کوسچن میڈم ! یہ ہے کہ جس طرح عارف یوسف صاحب فرما رہے ہیں کہ ہماری پالیسی ہے اور آئی جی پی صاحب سے بھی ڈسکس ہوئی ہے، تو اگر ان کی پالیسی بھی ہے، اس کیلئے کوئی ایلوکیشن بھی ہوئی ہے؟ مجھے صرف ایک جگہ بتادیں، Next women police station کہاں پر یہ بنا رہے ہیں؟ مجھے Next جو ان کا ارادہ ہے، کس ڈسٹرکٹ میں ہے؟ مجھے وہ بتادیں

کیونکہ ویمن پولیس کا بھرتی ہونا ایک الگ ایشو ہے اور ویمن پولیس سٹیشن کا بننا ایک الگ ایشو ہے، This question is regarding women police station. Next police station women کہاں پر بن رہی ہے جی؟

محترمہ مسند نشین: عارف یوسف صاحب۔

معاون خصوصی برائے قانون: اس میں میڈم! اس طرح ہے کہ میں نے آپ کو بتایا کہ ہماری کیبنٹ نے باقاعدہ اس چیز کو ڈسکس کیا ہوا ہے اور جو عورتوں کیلئے ہم لوگ بہتری پولیس اسٹیشنز میں کر رہے ہیں، وہ کر رہے اور اس سے زیادہ، جو آپ کا سوال ہے کہ ویمن پولیس سٹیشنز، اس میں ہم لوگوں نے، مجھے یاد ہے کہ لوگوں نے کہا تھا کہ ہم اس کو زیادہ کریں گے جو ہماری پولیس اسٹیشنز ہیں، لیکن ابھی تک اس میں کوئی فائنل نہیں ہوا ہے، اس کیبنٹ میٹنگ میں جو بھی ہوا، وہ میں ڈیٹیل لا کر آپ لوگوں کو دے دوں گا جی۔ تھینک یو۔

محترمہ مسند نشین: آپ دونوں آنریبل ممبرز کے ساتھ یہ شیئر کرلیں انفارمیشن۔ جی، آپ نہیں مطمئن؟ جی، سلطان محمد خان۔

محترمہ معراج ہمایون خان: پارلیمانی سیکرٹری صاحب کوشش کر رہے ہیں لیکن وہ تیاری ان کی نہیں ہے، وہ ایشو کو کہیں اور لے جا رہے ہیں۔ وہ مفتی غفور صاحب کا جو تھا کہ ہم بات کر رہے ہیں پولیس سٹیشنز کی اور وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ٹریننگ کرینگے، ہم یہ کرینگے، سمپل کوسچن ہے، کتنی پولیس سٹیشنز آپ نے بنائی ہیں آپ کے وقت میں، کتنی آپ اور بنا رہے ہیں جی؟

جناب سلطان محمد خان: میڈم! میری گزارش یہ ہے کہ پلیز یہاں پر جتنے بھی منسٹرز ہمیں پھر جواب دیتے ہیں، If there is a policy that more police stations are going to be made operational? یہاں پر جو Answer ہمیں مل رہا ہے، There is nothing concrete کہ ہم نے سنا ہو، وہ اس پالیسی میں نیکسٹ پولیس سٹیشن کہاں پر بن رہی ہے، دو بن رہی ہیں، تین بن رہی ہیں؟ تو میری گزارش یہ ہے کہ In this House everybody has to be truthful and the Minister has to give answer جو کہ Substantial ہو، صرف یہ

کہہ دینا کہ پالیسی ہے، پھر اس پالیسی کے بارے میں ایک سوال کا جواب وہ نہیں دے سکتے ہیں، میڈم! وہ Regrettable بات ہے۔

<u>محترمہ مسند نشین:</u> اچھا، جو کوئسچن کا Main answer ہے، وہ تو انہوں نے دے دیا ہے، اب انہوں نے اپنا یہ پوائنٹ بھی کر دیا۔That the government has this plan، وہ ڈیسک کھولے But جو Categorically میں نے ان کو Instruct کر دیا ہے، He may share with both of you. اور وہ آپ ساری ڈیٹیلز جو ہیں، اس کے باوجود بھی ہو، اگر تب بھی ہو تو You can discuss it with me. تو ایک چیز تو یہ ہے، باقی کوئسچنز جو ہیں، ثوبیہ شاہد کے کوئسچنز بھی ڈیفرڈ ہیں۔

<u>جناب محمود جان:</u> میڈم سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا تھا۔

<u>محترمہ مسند نشین:</u> جی، سپلیمنٹری کوئسچن ہے؟

<u>جناب محمود جان:</u> نہیں جی، لیکن۔۔۔۔۔

<u>محترمہ مسند نشین:</u> میں آپ کو دیتی ہوں، میں کوئسچنز آور ختم کروں نا۔

<u>جناب محمود جان:</u> Correction کے حوالے یہ بات اہم تھی جی۔

<u>محترمہ مسند نشین:</u> محمود جان صاحب کا مائیک کھولیں، محمود جان صاحب۔

<u>جناب محمود جان:</u> تھینک یو، میڈم۔ میں Correction کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہ ہمارے جی پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہیں، سپیشل اسسٹنٹ ہے، آپ کی چیئر سے بھی بار بار آرہا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری اور ہمارے آنریبل ممبرز بھی کہہ رہے ہیں، پارلیمانی سیکرٹری، لہذا یہ پارلیمانی سیکرٹری نہیں ہے، ہمارے سپیشل اسسٹنٹ ہیں جی۔ تھینک یو۔

<u>Madam Chairperson:</u> Thank you very much for the correction.

یہ بالکل صحیح ہے، سپیشل اسسٹنٹ، یہ تو پھر منسٹر خود بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ جہاں پر Words پارلیمانی سیکرٹری میں نے اس سے پہلے بھی Use کیا ہے عارف یوسف صاحب کیلئے، It may be replaced by the word 'Special Assistant' for the record. Questions` Hour is over. میں نے بتا دیا ہے، ڈیفرڈ ہیں ان دونوں کے کوئسچنز، ثوبیہ شاہد صاحبہ کے بھی اور آمنہ سردار صاحبہ کے بھی، ان دونوں نے Applications دی ہیں، They could not come. اور مفتی صاحب کا تو میں نے

آپ کو بتادیا ہے کہ ان کا کوئسچن سپیشل (کیس کے طور پر) آئے گا اور مفتی صاحب کے جو دوسرے کوئسچنز ہیں، وہ ڈیفرڈ ہیں۔ ایک کوئسچن Monday کو لیکر آپ آئیں گے جو اس کے بارے میں ہیں، ٹورازم کے۔

غیر نشاندار سوال اور اسکا جواب

2358 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر جیلخانہ جات ارشاد فرمائیں گے:

(الف) سال 14-2013 اور 15-2014 میں ضلع صوابی میں محکمہ میں بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بھرتی ہونے والے افراد کے نام، ولدیت، گاؤں، تحصیل و حلقہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز میرٹ لسٹ، شارٹ لسٹ اور فائنل بھرتی لسٹ بھی فراہم کی جائے؟

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): (الف) سال 14-2013 میں محکمہ جیلخانہ جات خیبر پختونخوا میں وارڈن کی کوئی بھرتی نہیں کی گئی، تاہم سال 15-2014 میں محکمہ جیلخانہ خیبر پختونخوا میں ضلع صوابی سے بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) ضلع صوابی سے تعلق رکھنے والے 31 امیدواروں کو وارڈن (BPS-05) بھرتی کیا گیا جن میں دوران ملازمت فوت ہونے والے ملازمین کے دو بیٹے بھی شامل ہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ضلع صوابی سے بھرتی کئے گئے افراد اس فہرست میں شامل ہیں جنہیں پشاور ہائی کورٹ نے ایک حالیہ حکم نامے کے ذریعے ملازمت پر بحال کیا ہے۔ میرٹ لسٹ ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔

اراکین کی رخصت

محترمہ مسند نشین: معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، معزز اراکین جنہوں نے درخواستیں دی ہیں ان کے اسمائے گرامی: جناب امتیاز شاہد قریشی (وزیر قانون) نے اطلاع دی ہے کہ وہ 9 اکتوبر 2015 کو غیر حاضر رہیں گے، جناب اکبر ایوب خان صاحب (ایڈوائزر ٹو چیف منسٹر) نے 9 تا 15 اکتوبر 2015 تک اطلاع دی ہے کہ وہ حاضر نہیں ہوں گے۔ ملک قاسم خان خٹک صاحب (ایڈوائزر ٹو چیف منسٹر) 9 اکتوبر 2015 کیلئے اطلاع دی ہے کہ وہ حاضری سے قاصر ہیں، جناب حاجی حبیب الرحمان صاحب (وزیر مذہبی امور و اوقاف) 9 اکتوبر 2015 کیلئے حاضری سے قاصر ہیں، جناب عنایت اللہ خان صاحب (سینیئر وزیر بلدیات) نے اطلاع دی ہے کہ 9 اکتوبر 2015 کو وہ حاضر نہیں ہو سکیں گے بوجہ

مصروفیت، جناب الحاج ابرار حسین صاحب، ایم پی اے 9 اکتوبر 2015 کیلئے رخصت کی درخواست، محترمہ ملیحہ علی اصغر خان صاحبہ، ایم پی اے 9 اکتوبر 2015 کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے، جناب عبدالمنعم خان (سپیشل اسسٹنٹ ٹو وزیر اعلیٰ) نے اطلاع دی ہے کہ 9 اکتوبر 2015 کو حاضر نہیں ہو سکیں گے، جناب مشتاق احمد غنی صاحب (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم) 9 اکتوبر 2015 کو حاضری دینے سے قاصر ہیں، محترمہ دینا ناز صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹری نے درخواست دی ہے 9 اکتوبر 2015 کیلئے، جناب زاہد درانی صاحب، ایم پی اے 9 اکتوبر 2015 کیلئے درخواست برائے رخصت، جناب خالد خان صاحب، ایم پی اے 9 اکتوبر 2015 کیلئے درخواست برائے رخصت، جناب انور حیات خان صاحب، ایم پی اے نے 9 اکتوبر 2015 کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے، ڈاکٹر حیدر علی صاحب، پارلیمانی سیکرٹری کی 9 اکتوبر 2015 کیلئے درخواست برائے رخصت، جناب عبدالکریم خان صاحب، ایم پی اے نے 9 اکتوبر 2015 کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے، محترمہ آمنہ سردار صاحبہ، ایم پی اے نے 9 اکتوبر 2015 کیلئے رخصت کی درخواست دی ہے، محترمہ رقیہ صاحبہ، ایم پی اے کی 9 اکتوبر 2015 کیلئے درخواست دی برائے رخصت، محترمہ خاتون بی بی صاحبہ، ایم پی اے نے درخواست دی ہے 9 اکتوبر 2015 رخصت کیلئے، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، انہوں نے اطلاع دی ہے رخصت کی برائے 9 اکتوبر 2015 تو If it is desired by the House that leave may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Madam Chairperson:</u> So the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it and leave is granted. Ji Sardar Babak Sahib.

<u>جناب سردار حسین:</u> ډیره زیاته شکریه، ډیره زیاته مهربانی میډم. میډم! زه ستاسو او د هاؤس توجه یو ډیر اهم څیز ته راګرځول غواړمه، میډم سپیکر! دا ستاسو په علم کښې ده چې مونږ دلته کښې لیجسلیشن اوکړو او بیا چې کوم ایکټ مونږ د دې ځائې نه پاس کړو، بیا د حکومت ذمه واری جوړیږی چې په ټائم باندې د هغې په حواله باندې خپل نوټیفیکیشن هم اوکړی او بیا چې کوم رولز ډرافټ کوی چې هغه هم ډرافټ کړی په دې ټوله صوبه، زما یقین دا دے چې تاسو به هم اخبارات ګوری، د هاؤس ممبران به هم اخبارات ګوری، مونږ دلته نه احتساب ایکټ پاس کړو د دې اسمبلئ نه، او دا بیا ډیره زیاته د حیرانتیا خبره وه او زما

دا خیال دے چې دا خبره د هیچا په علم کښې نه وه چې صوبائی حکومت به دومره د غفلت نه کار اخستے وی، دومره د غیر ذمه وارئ نه کار اخستے وی چې یو کال بعد د هغې نوټیفیکیشن اوشو او نوټیفیکیشن زما لاس کښې دے، میډم سپیکر! دا دومره یوه عجیبه المیه جوړه شوه چې زه دا ګڼړم چې یو طرف د دې اسمبلئ چې مونږ دلته قانون سازی اوکړه او زه دا هم ګڼړم چې دا صوبائی حکومت د دې صوبائی اسمبلئ استحقاق چې دے، هغه ئے مجروحه کړے دے۔ وجه دا ده، یو کال مخکښې دوئ احتساب کمیشن جوړ کړو او یو کال پس په 14 ستمبر باندې د دوئ ډیپارټمنټ نوټیفیکیشن کوی، نن سوال دا راپورته کیږی، نن Journalist او Analysist هم دا خبره کوی او نن دا پارلیمینټرین به هم دا خبره کوی چې سوال دا دے چې کوم کمیشن جوړ شوے وو، کوم خلق پکښې بهرتی شی یا په ډیپوټیشن باندې راغلل، هغوی تنخواګانې واخستې، هغوی ګرفتاریانې اوکړې، په خلقو باندې الزامونه اولګیدل، که زه دا اووایمه چې د ډیرو باعزته افسرانو، سیاسی خلقو، د دې وطن د شهریانو عزت چې دے، هغې ته شوکې اوشوې، نن دا یو ډیر عجیبه کنفیوژن دے او زه به دا غواړم چې د حکومت د طرف نه په دې باندې ریسپانس راشی چې دا حکومت او د هغوی د غیرسنجیدګئ خبره خو زما یقین دا دے چې مخامخ ناسته ده چې دومره غیرسنجیدګی، دومره غیر ذمه داری چې نن د دې صوبې په ګورننس باندې د دې ملک د هر طرف نه ګوتې پورته کیږی، دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده، مونږ نن په دې خبره نه پوهیږو چې د هغه افسرانو نه، دا که ډی جی دے د هغه احتساب کمیشن چې په دې وطن کښې ئے بد معاشی جوړه کړې ده، دا نن د حکومت ذمه واری جوړیږی چې د هغوی نه تنخواګانې ریکور کړی، دا نن د حکومت ذمه واری جوړیږی چې دې قام ته وضاحت اوکړی چې د قانون د لاندې کوم ایکټ دلته پاس شوے دے، د هغې نوټیفیکیشن یو کال بعد کیږی، ګرفتاریانې دوئ یو کال مخکښې کوی، دلته لګیا دی خلق Harass کوی، دلته لګیادی خلق بې عزته کوی او دوئ دومره غیرذمه داره دی، دوئ دومره غیر سنجیده دی۔ ما میډم سپیکر! تاسو ته به دا خبره یاده وی چې د احتساب په حواله، د احتساب کمیشن په حواله باندې چې کله ما دا خبره کوله، ما وئیل چې نیت او اراده دا نه ده چې د

کرپشن روک تهام د اوشی، نیت او اراده دا نه ده چې دا احتساب د اوشی، نیت او اراده دا ده چې د عزتدارو خلقو پګړئ چې دی، هغه دې په زمکه کښې ملاؤ شی او هغه نن خو واضحه شوه، هغه نن د صوبائی حکومت د دې نوټیفیکیشن نه واضحه شوه، هغه نیت او هغه اراده په ډاګه شوه چې ډیر صاحب ثروت، ډیر صاحب عزت خلق چې دے، د هغوی عزت نفس مجروحه شو۔ نن به زه دا غواړمه چې حکومت مونږ ته، نن دې قوم ته وضاحت اوکړی، دا ډیره Sensitive issue ده۔ میډم سپیکر، دا ډیره زیاته Sensitive issue ده، دا څنګه کیدې شی؟ یو سړے ناست دے، هغه خپله جمعداری جوړه کړې ده، یو سړے ناست دے هغه خپله بدمعاشی جوړه کړې ده، د هغه افسران ناست Investigationکوی د خلقو نه۔ یو داسې ماحول په دې صوبه کښې جوړ دے میډم سپیکر! چې نن زما د دې صوبې یو افسر فائل له ګوتې نه وروړی،دا ولې چې هر سړے نن په دې خبره فکرمند دے د عزت نفس، او نن تاسو اوګورئ په دې اجلاس کښې حاضرئ ته د حکومت اوګورئ، آیا د دې حکومت د دې اتحادی جماعتونو یو پارلیمانی لیډر نشته چې دا خبره هغوی یقینی کړی۔ نن د اپوزیشن ممبران راځی، هره نیمه ورځ باندې هغوی واک آؤټ کوی۔ تاسو میډم سپیکر، ستاسو هم ډیره زیاته شکریه ادا کوم چې تاسو پرې ډیر زیات ایکشن اخلئ خو حال څه دے، ریزلټ څه دے؟ ریزلټ هم دا دے، نن زه دا وایم چې د دې صوبې په سیاسی، پارلیمانی تاریخ کښې دومره Bad Governance چې دے، دا هډو چرته مخې ته نه دے راغلے۔ زه به ستاسو نه هم په دې باندې غواړمه چې تاسو هم خپل، زه به د حکومت نه هم غواړمه چې دا نن وضاحت اوکړی چې دا کوم خلق تاسو اوشرمول، دا کوم خلق تاسو بې عزته کړل، دا کوم خلق تاسو ګرفتار کړل، د دې انسانانو په دنیا کښې، انسانانو له به څه جواب ورکوئ او هغه پاک الله له به څه جواب ورکوئ؟ غواړم به دا چې د حکومت نمائنده د دې جواب ورکړی۔

<u>Madam Chairperson:</u> Thank you, Babak Sahib. I think the Law Minister is not here, the Special Assistant on Law is here, I don't know whether he has the explanation for it or not?

خو خبره دا ده چې دا جواب بالکل ضروری دے۔ حکومت طرف نه به څوک نه څوک ورکړی؟Can you assist on it, Arif Yousaf Sahib

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر، میں لمبی بات نہیں کروں گا۔

محترمہ مسند نشین: نلوٹھا صاحب! یہ اسی کے بارے میں ہے؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں، ایک بات بابک صاحب سے رہ گئی ہے، وہ میں کرنا چاہتا ہوں۔ جی یہ اس طرح ہے جیسے بیٹا پہلے پیدا ہو اور باپ بعد میں پیدا ہو۔ (تالیاں) میڈم سپیکر صاحبہ!۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: قانون۔۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جو بات جو بابک صاحب سے رہ گئی ہے، وہ یہ ہے کہ اس کا چیئرمین، چیئرمین صاحب بھی 14 ستمبر 2015 سے پہلے نامزد ہو گیا ہے، ملزمان گرفتار ہوئے ہیں یا جو کچھ ان کے ساتھ حشر ہوا ہے، وہ تو دور کی بات ہے، چیئرمین بھی نوٹیفیکیشن سے پہلے نامزد ہو گیا ہے اور یہ احتساب کمیشن بتائے یا حکومت بتائے کہ نوٹیفیکیشن سے پہلے جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے، ذلیل وخوار کیا گیا ہے تو اس کی ذمہ داری کس پہ ہے؟

محترمہ مسند نشین: تو نلوٹھا صاحب! یہی اس کا جواب وہ دے رہے ہیں، آپ اس کا اگر سنیں، دیکھیں لاء، قانون اس وقت عمل میں آجاتا ہے جس دن گورنر اس کو Assent دے دیں، آگے حکومت جس وقت نوٹیفیکیشن کرتی ہے اس کی، اور وہ تو کبھی نوٹیفیکیشن ایک کے بعد دوسرا بھی آسکتا ہے But آپ اس کا جواب دیں۔

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): شکریہ میڈم۔ میڈم! یہ جس طرح آپ نے خود فرمایا کہ باقاعدہ جو صوبائی اسمبلی ہے، ایک میرے خیال میں صوبے کا سب سے بڑا ادارہ ہے اور انہوں نے باقاعدہ، صوبائی اسمبلی نے اس کو پاس کیا، باقاعدہ Assent کیلئے گورنر صاحب کے پاس گیا اور اس کے بعد یہ ایکٹ بنا اور جس طرح بابک صاحب نے اس میں کمیاں گنوائی ہیں تو میں اس کے بارے میں یہ بات کروں گا کہ یہ کوئی قرآنی کتاب نہیں ہے، اگر آپ لوگوں کے پاس کوئی اچھی Suggestion ہے اس میں، تو ہم اس میں امنڈمنٹ بھی لا سکتے ہیں، ایسی بات نہیں ہے لیکن میں یہ کہوں گا کہ جو احتساب ایکٹ بنا ہے، یہ

نیب کا جو قانون ہے، اس سے بہت بہترین لاء ہم لوگوں نے بنایا ہے اور اس میں جیسے کہا گیا ہے کہ پہلے جو لوگوں کو Arrest کیا ہے یا جو پرابلمز ہیں، باقاعدہ اس میں۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: اس میں آپ صرف نکتہ سمجھنے کی کوشش کریں، ہم اس وقت احتساب ایکٹ نہیں ڈسکس کر رہے، نوٹیفیکیشن جو یہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کا بعد میں ہوا ہے اور عمل درآمد پہلے شروع ہو گیا ہے، اس کے متعلق آپ کے پاس کلیئر ہے یا پھر میں لاء منسٹر کا انتظار کروں؟ تاکہ وہ آکر پھر جب Monday کو دیں۔

معاون خصوصی برائے قانون: اس میں۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: ظاہر ہے آپ کے پاس Offhand information نہیں ہو گی۔

معاون خصوصی برائے قانون: نہیں ہے، اس کی انفارمیشن نہیں ہے۔

محترمہ مسند نشین: بس آپ بیٹھیں، Monday کو آکے لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

(تالیاں)

معاون خصوصی برائے قانون: ٹھیک ہے جی، تھینک یو، تھینک یو۔

محترمہ مسند نشین: تھینک یو۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: میڈم سپیکر!

Madam Chairperson: You, you want to comment on it?

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: میڈم سپیکر! قانونی ڈیٹیلز جو ہیں، وہ لاء منسٹر صاحب ہی دیں گے کہ Actual کیا ہے؟ ایک چیز بالکل کلیئر ہے جس طرح یہ پورا ہاؤس اس کو جانتا ہے کہ اس ملک میں سب سے بڑا نقصان دہشت گردی سے ہوا اور اس سے دوسرے نمبر پہ جو نقصان اس قوم کو پہنچایا، وہ کرپشن نے پہنچایا اور کرپشن کی روک تھام کیلئے اور سسٹم کو Transparent بنانے کیلئے اس ایوان میں جس طرح لوگ آئے ہیں، ہم سے پہلے بھی آئے ہیں، ان سے پہلے، ہمارے بعد آئیں گے، یہ ہم سب کی Responsibility ہے کہ ایک ایسا نظام In place ہو جہاں سے انصاف ہو سکے، احتساب ہو سکے اور جو کام ٹھیک کرنے والے ہیں، احتساب کمیشن، ایسا کمیشن نہیں ہے کہ جو ٹھیک کام کرے ان کو بھی تالے لگا دے، اب ایک بندہ ٹھیک کام کرنے کیلئے بھی اس سے پوچھے گا، یا کہے گا کہ نہیں احتساب کمیشن آئے گا اور وہ

میری جانچ پڑتال کرے گا، ایسی کوئی بات نہیں ہے بالکل، اس میں بالکل کلیئر ہے ہر چیز، ہاں یہ ہے کہ اگر احتساب کمیشن ایکٹ پاس ہوا ہے، اس ہاؤس نے پاس کیا ہے، اس ہاؤس کی جتنی پارلیمانی پارٹیاں ہیں، ان کے ممبرز اس بورڈ میں، کمیٹی میں بیٹھے تھے، یہ نام انہوں نے پاس کئے ہیں۔ ساری چیزیں یہاں سے، ہم سب سے گزر کر گئی ہیں، اس میں Room for improvement ہر وقت ہوتی ہے اور وہ پھر بھی ہے۔ ابھی بھی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جو اس پہ کام کر رہی ہے اور اس پہ ہم پھر بھی ان شاءاللہ جو ہمارے معزز پارلیمانی لیڈرز ہیں یا اس ہاؤس کے ممبرز ہیں، جن کے پاس اپنا Valuable input دینے کا اگر ان کے پاس ہے کوئی آئیڈیا، تو ہم بالکل ویلکم بھی کرتے ہیں اور اس پہ ہم عمل بھی کریں گے لیکن Improvement سسٹم میں لانے کیلئے بہت ضرورت ہے اس چیز کو۔ جہاں تک یہ کہہ رہے ہیں کہ نوٹیفیکیشن بعد میں ہوا اور باقی پکڑ دکڑ پہلے ہوئی، قانون کے مطابق Law Minister would be in a better position to explain on Monday کہ Actually ہے کیا؟ بہرحال احتساب کی ضرورت پہلے بھی تھی، ابھی بھی ہے اور بعد میں بھی ہوگی اور اس پہ ہم سب کو قائم رہنا چاہیئے جی۔ تھینک یو۔

<u>محترمہ مسند نشین:</u> لاء منسٹر صاحب آکے اس پہ یہاں جواب بھی دیں گے اور اس کی Explanation بھی دیں گے کہ کیا نوٹیفیکیشن کے حوالے سے؟ جی، نلوٹھا صاحب! مجھے پتہ ہے آپ۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> اس کے خاتمے کیلئے جو قدم بھی حکومت اٹھائے گی، ہم ان سے دو قدم آگے ہوں گے۔۔۔۔

<u>محترمہ مسند نشین:</u> نہیں، I am sure

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> ہم کہتے ہیں، چوروں کو پکڑیں۔۔۔۔

<u>محترمہ مسند نشین:</u> بالکل بالکل، میں۔۔۔۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> لیکن یہ وضاحت ہم نے جو پوچھی تھی جو انہوں نے دوسری وضاحت شروع کر دی۔

محترمہ مسند نشین: میں چاہ رہی تھی کہ یہ بزنس ہمارا ایجنڈا ختم ہو کیونکہ ہمارے پاس ابھی نکات رہتے ہیں۔ آئٹم نمبر، شوکت یوسفزئی صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب!

جناب شوکت علی یوسفزئی: جی میڈم، شکریہ۔ بابک صاحب نے پوائنٹ کیا لیکن اصل ایشو یہ ہے کہ اس ملک میں پرابلم یہ ہے کہ نیب کام نہیں کر رہا ہے، ڈیڑھ سو ایشوز، آپ کو پتہ ہے ڈیڑھ سو نام سپریم کورٹ میں پیش ہوئے اور اس میں بڑے بڑے نام شامل ہیں کرپشن کے حوالے سے، وہ نیب اس قابل نہیں ہے کہ وہ ایشو کھولے اور اس پہ کام کرے۔ یہاں احتساب کمیشن بنا، وہ زیادہ کام شروع کر دے، اس پہ بھی اعتراض ہے لیکن بہر حال ان کے جو Genuine اعتراضات، وہ ان شاءاللہ ان کا جواب مل جائے گا لیکن میرے خیال سے ہم نے اپنے اداروں کی توقیر نہیں کرنی چاہیے، یہاں بیٹھ کر اسمبلی میں۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: مطلب بے توقیری نہیں کرنی چاہیے، توقیر کرنی چاہیے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جی۔

محترمہ مسند نشین: توقیر کرنی چاہیے، بے توقیری نہیں کرنی چاہیے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی: جی، میں بے توقیری کی بات کر رہا ہوں کہ اس طرح بے توقیری نہیں کرنی چاہیے، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اداروں کا احترام کریں۔ وہ ادارہ اسی اسمبلی نے بنایا ہے، اس میں اگر کوئی وہ ہے، وہ تو ہم دوبارہ بیٹھ کے اس پہ بات، لیکن اس کا یہاں مذاق اڑانا اس طرح کیونکہ پہلی دفعہ تو اس صوبے کے اندر کوئی اچھا کام شروع ہوا ہے، اس کو Appreciate کیا جانا چاہیے۔ تھینک یو۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم! میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

محترمہ مسند نشین: Let`s not get into the discussion، پہلے یہ ہو جائے حافظ صاحب، حافظ ثناءاللہ صاحب! یہ میں پہلے ایجنڈا ختم کروں گی، پھر آپ کو ٹائم دوں گی، آپ بیٹھیں، تشریف رکھیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Madam Chairperson: Item No.7, Call Attention Notice: Mr. Salim Khan, MPA, to please move his call attention notice, in the House.

جناب سلیم خان: شکریہ میڈم سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم اور انتہائی اہم نوعیت کے مسئلے کی جانب دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ اس سال ماہ جولائی اور اگست کے مہینوں میں ضلع چترال میں سیلابوں کا ایک تباہ کن سلسلہ جاری رہا جس کی وجہ سے پینتیس قیمتی انسانی جانیں ضائع ہوئیں، تقریباً دو ہزار گھر مکمل تباہ ہوئے، لاکھوں ایکڑ اراضی اور کھڑی فصلیں تباہ ہوئیں، تقریباً دو سو زرعی نہریں تباہ ہوئیں، سینکڑوں کی تعداد میں رابطہ سڑکیں اور رابطہ پل تباہ ہوئے، کئی واٹر سپلائی سکیمز اور مائیکرو ہائیڈرل پاور سٹیشن برباد ہوئے، الغرض زندگی کا تمام نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ صوبائی حکومت، ضلعی انتظامیہ اور پاک آرمی کی کوششوں سے چند ویلی روڈز اور پل عارضی طور پر بحال ہو چکے ہیں مگر بے گھر افراد ابھی تک ٹینٹوں میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، ان کیلئے ابھی تک کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہو سکا ہے، لہٰذا صوبائی حکومت سے پرزور اپیل ہے کہ ضلع چترال کے تباہ شدہ انفراسٹرکچر کی مستقل بحالی کے لئے ایک ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ کا انعقاد کیا جائے اور مستقل بحالی کے کاموں کو فوری طور پر شروع کروایا جائے۔ دو ہزار کے قریب تباہ شدہ گھروں کو فوری بحالی کیلئے Compensation کی رقم ایک لاکھ سے بڑھا کر پانچ لاکھ کر دی جائے تاکہ غریب کا گھر بن سکے اور ہر تباہ شدہ گھر کی تعمیر کیلئے فی گھر ایک کنال سرکاری زمین الاٹ کر دی جائے تاکہ لوگ محفوظ مقامات پر اپنے لئے مستقل گھر تعمیر کر سکیں۔

میڈم سپیکر! آج جو صورتحال چترال میں اس وقت ہے، آپ یقین کریں کہ لوگ اس وقت سردیوں میں ٹینٹوں کے اندر زندگی گزارنے پر مجبور ہو چکے ہیں جو کہ قابل برداشت نہیں ہے، تقریباً کوئی بیس ہزار کے قریب لوگ اس وقت ٹینٹوں میں رہتے ہیں۔ یعنی دو ہزار گھرانے ہیں اور بیس ہزار تقریباً لوگ ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جو رابطہ سڑکیں ہیں، وہ ٹوٹ پھوٹ کی شکار ہیں، جو پل تھے، وہ Damage ہو چکے ہیں۔ اپر چترال جو سب ڈویژن مستوج کے نام سے جس کا ایک ہی پاور سٹیشن تھا اور نیشنل پاور سٹیشن، وہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا اور پوری سب ڈویژن کی تین لاکھ آبادی ابھی اندھیروں میں ہے۔ پراپر چترال جس کو ٹاؤن چترال ہم کہتے ہیں، وہاں پہ میگا واٹر سپلائی سکیم تھی جو جاپان گورنمنٹ کی طرف سے ہوئی تھی، وہ Damage ہو چکی ہے اس وقت، چترال ٹاؤن میں ساٹھ ہزار کی آبادی خواتین بالٹیاں اٹھا کے پانی لے کر آتی ہیں اور اس کے ساتھ گرم چشمہ روڈ، بمبوریت روڈ، اس طرح جتنے بھی ویلی روڈ ہیں،

سارے خراب ہو چکے ہیں اور کٹ کے رہ گئے ہیں۔ میڈم سپیکر! حکومت کی توجہ جو ہے اس وقت بالکل ختم ہو چکی ہے، جو دلچسپی شروع کے دنوں میں تھی، میں میڈیا کا بھی مشکور ہوں، میڈیا کے لوگ بھی وہاں پہ آئے تھے، آرمی چیف، پرائم منسٹر صاحب اور وزیر اعلیٰ صاحب اور سپیکر صاحب، میں ان سب کا مشکور ہوں کہ یہ شروع کے دنوں میں چترال میں آ کے خود اس تباہی کے منظر کو انہوں نے دیکھا، اپنی آنکھوں سے ہر ویلی میں جا کے مگر اس کے بعد ابھی تک بالکل خاموشی ہے اور وہاں پہ لوگ جو اس انتظار میں ہیں تو ان کو کم از کم ایک گھر تعمیر کرنے کیلئے حکومت Compensate کرے گی، ان کو کچھ پیسے دے گی مگر ابھی تک کسی کو ایک روپیہ بھی نہیں ملا۔ میڈم سپیکر! چترال اس صوبے کا حصہ ہے، چترال کے لوگ اس ملک کے شہری ہیں اور جن مشکل حالات میں وہ ہیں، وہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے ہیں۔ تو ہمیں افسوس اس بات پہ ہو رہا ہے کہ اس تباہی کے بعد بھی نہ فیڈرل گورنمنٹ اس کے اوپر کوئی ابھی تک غور کر رہی ہے، نہ کوئی اس کیلئے پلاننگ ہو رہی ہے اور نہ صوبائی حکومت، حالانکہ میں صوبائی حکومت کا انتہائی مشکور ہوں کہ ہمارے سارے منسٹر صاحبان وہاں پہ آئے تھے، سپیکر صاحب آئے تھے، چیف منسٹر صاحب آئے تھے مگر ابھی تک لوگوں کو جس طرح Compensate کرنا ہے، وہ کام ابھی تک ہمیں نظر نہیں آ رہا ہے۔ تو میڈم سپیکر! میری بھرپور، پرزور اپیل ہو گی صوبائی حکومت سے اور مرکزی حکومت سے کہ چترال کے تباہ شدہ انفراسٹرکچر کو ان کی بحالی کیلئے کوئی پراپر پلاننگ کی جائے، کم از کم ایک اندازے کے مطابق دس ارب روپے درکار ہیں میڈم سپیکر! چترال کے انفراسٹرکچر کو بحال کرنے کیلئے، تو یہ میری گزارش ہے اس ہاؤس کے توسط سے صوبائی حکومت سے بھی اور مرکزی حکومت سے بھی۔ شکریہ جی۔

محترمہ مسند نشین: جی، معاون خصوصی جناب عارف یوسف صاحب!

جناب سردار حسین: جی، ایک ضروری بات کرنی ہے۔

معاون خصوصی برائے قانون: تھینک یو۔

محترمہ مسند نشین: سردار حسین صاحب! یہی ہے نا بس آپ کا۔

جناب سردار حسین: جی، ایک چھوٹی سی بات کرنی ہے۔

محترمہ مسند نشین: اچھا، سردار حسین صاحب کا مائیک کھولیں، جناب سردار حسین صاحب!

جناب سردار حسین: میڈم سپیکر! جب یہ تباہی ہوئی تھی تو پرائم منسٹر اور چیف منسٹر، گورنر صاحب وہاں تشریف لائے تھے، ابھی کوئی ہزاروں کی تعداد میں لوگ ایک کھلے بیاباں میں پڑے ہیں اور وہاں ٹینٹوں میں ہیں وہ اور برف باری ابھی اکتوبر میں شروع ہو رہی ہے اور کچھ ابھی بارشیں ہوئی ہیں، سارے بچے بیمار ہیں۔ انہوں نے اس وقت مہربانی کر کے، چیف منسٹر نے کہا تھا کہ ان کو دس دس مرلے زمین آپ دے دیں اور ان کا کیس بنا دیں تاکہ فوری طور پر ان کیلئے کوئی شلٹر بنا سکیں۔ اس شلٹر کے سلسلے میں ہم نے انٹر نیشنل این جی اوز اور مختلف اداروں سے رابطے کئے، وہ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب گورنمنٹ ان کو زمین دے گی تو ہم ان کو شلٹر مہیا کریں گے اور یہ فلور آف دی ہاؤس میں کہنا چاہتا ہوں کہ آج میں ایس ایم بی آر کے دفتر میں گیا، جولائی کی 20 تاریخ سے لیکر آج تک وہ فائل وہاں پڑی ہے، کسی نے ہاتھ نہیں لگایا اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں، اگر خدانخواستہ، یہ حاملہ خواتین وہاں پہ موجود ہیں، چھوٹے بچے ہیں، شیر خوار بچے وہ اس سردی میں اگر مر گئے تو اس کی پوری ذمہ داری اس صوبائی حکومت پہ عائد ہو گی۔ دوسری بات۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: چلیں، ابھی ان کا جواب لے لیتے ہیں، سردار حسین۔

جناب سردار حسین: جی، دوسری بات۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: میں نے آپ کو سپیشل دیا ہے، You are not a mover, you are co-mover، میں نے آپ کا پوائنٹ سن لیا، ان کا جواب لیتے ہیں اور یہ بالکل آپ کا 'کنسرن' سامنے آگیا ہے۔

معاون خصوصی برائے قانون: شکریہ، میڈم۔ اس میں دو کونسیجز ان کے، میں نے دیکھا ہے، دو بنتے ہیں، ایک یہ کہ صوبائی حکومت سے پر زور اپیل ہے کہ ضلع چترال کے تباہ شدہ انفراسٹرکچر کی مستقل بحالی کیلئے ایک ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ کا۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ۔

معاون خصوصی برائے قانون: ایریا ڈیویلپمنٹ، اس میں سی ایم صاحب نے باقاعدہ اس میں خواہش ظاہر کی ہے، انہوں نے کہہ بھی دیا ہے کہ وہاں پر ہم چترال میں اور مالاکنڈ میں ایک ایریا ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ جو صرف اس علاقے کیلئے ہو گا اور اس میں خصوصی بات یہ ہے کہ اس میں ایک بڑا پراجیکٹ ہم لوگ یہ کر

رہے ہیں کہ جہاں پہ اس وقت روڈز ہیں، ان کو ایک بہترین طرف شفٹ کر کے ایسی جگہ جہاں دوبار سیلاب آئے بھی تو ان روڈز کو کوئی فرق نہ پڑے، یہ سی ایم صاحب نے خود کہہ دیا ہے اور یہ جو پہلا سوال ہے، اس میں میرا جواب آگیا ہے تو Safe اور یہ Permanent area شروع کر رہے ہیں جی، ان شاءاللہ اور دوسرا اس میں یہ ہے کہ دو ہزار یہ جو جانیں یا Compensation، اس میں جو ڈی سی صاحب ہیں، انہوں نے تقریباً جو Deaths اس میں ہیں، ان کو باقاعدہ ایک کروڑ پانچ لاکھ روپے ابھی تک دے چکے ہیں اور انہوں نے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ ان پیسوں کو Enhance کیا جائے، تو Reply میں وہ بھی آگیا ہے کہ پہلے یہ ایک لاکھ روپے تھے 2015 میں Death compensation تین لاکھ کر دی گئی ہے اور اسی طریقے سے اور جو Categories ہیں، سب کو Enhance کر دیا گیا ہے۔

محترمہ مسند نشین: یہ Death compensation نہیں، جو گھر Damage ہوئے ہیں، ان کیلئے وہ کہہ رہے ہیں کہ ایک لاکھ کی بجائے پانچ لاکھ کئے جائیں۔

معاون خصوصی برائے قانون: اچھا، اس میں اس طرح۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: کیا آپ لوگ گورنمنٹ، اس معاملے میں کچھ آپ کے پاس ہے جواب؟

معاون خصوصی برائے قانون: یہ میڈم! جو جواب ہے، اس میں Category detail سے دی گئی ہے۔ اس میں جو Deaths ہیں، اس میں (معاوضہ) تین لاکھ کیا گیا ہے، جو Major Injury ہے، اس کو ایک لاکھ کیا گیا ہے، جو Full Damage اور دو رومز کے جو گھر ہیں، ان کو ایک لاکھ کیا گیا ہے اور اسی طریقے سے ان کو پہلے یہ نہیں تھا، ابھی ان کو یہ Category بنا کے جواب جو ہے ساتھ لف ہے، اس میں یہ دیکھا جا سکتا ہے اور۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: آپ اس Two rooms والے گھر کا جو ایک لاکھ۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

محترمہ مسند نشین: جزاکم اللہ۔

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم! اس میں دوسرا یہ ہے کہ یہ تین سو ملین روپے اس میں سی اینڈ ڈبلیو، پی ڈی ایم اے، پی ایچ ای، لوکل گورنمنٹ، ایریگیشن اور ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ کو دے دیئے گئے ہیں اور

وہ باقاعدہ وہاں پہ کام بھی کررہے ہیں اوراس کے علاوہ جو ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ ہے،اس کو سی ایم صاحب کے پاس سمری پڑی ہے 222 ملین کی، وہ بھی باقاعدہ ان کیلئے ہوگئی ہے اور وہ بھی ان شاءاللہ ہوں گے۔اس کے علاوہ 29 اکتوبر 2015 کو اسلام آباد میں ایک ڈونر کانفرنس منعقد ہوئی ہے،اس میں پراونشل گورنمنٹ نے،ان کی باقاعدہ صدارت میں ہوگی اوراس کو میرے خیال میں چیف سیکرٹری اس کو کریں گے اور یہ وہاں پہ جو فنڈ ہم لوگ Raise کریں وہ صرف اور صرف چترال کیلئے ہے اور کسی جگہ کیلئے نہیں ہے، تو صوبائی جو گورنمنٹ ہے،اپنی جگہ پہ مکمل کام کررہی ہے اور جتنے فنڈز اس کیلئے کر سکتے ہیں اور جتنا بہترین آپ کو ہم لوگ یقین دلاتے ہیں کہ اس سے بہترین ہم آپ لوگوں کیلئے کررہے ہیں جی۔شکریہ جی۔

محترمہ مسند نشین: چار پوائنٹس ہیں اس میں عارف یوسف صاحب! ایک کہ آپ دو ہزار کے قریب جو گھر تباہ شدہ ایریا،ڈیویلپمنٹ پراجیکٹ کا آپ نے بتادیا کہ گورنمنٹ اس کو کررہی ہے۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے قانون: جی جی۔

محترمہ مسند نشین: اور آج اس کے بارے میں سی ایم کی Statement بھی ہے اخبار میں۔دوسرا،دو ہزار کے قریب گھر تباہ شدہ ہیں،ان کی وہ کہتے ہیں ایک لاکھ کی Compensation کو پانچ لاکھ کیا جائے اور تیسرا پوائنٹ ہے کہ فی گھر ایک کنال سرکاری زمین الاٹ کی جائے تاکہ لوگ محفوظ مقامات پہ گھر بنائیں، جس طرح سردار حسین صاحب نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا کہ دس مرلے کیلئے سی ایم صاحب نے وہاں Approval دی ہے،آپ کے پاس اس کا کوئی جواب ہے؟

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم! اس میں یہ جو کیٹگری ہے۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: اس میں نہیں،آپ کے پاس You are the Special Assistant۔

معاون خصوصی برائے قانون: یہ میرے پاس ہے،ساتھ لکھا ہوا ہے،اس کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: تو آپ،اس سے Related اگر ہے،اگر آپ اس کو Oppose کرتے ہیں تو پھر تب بھی بتادیں Otherwise, I will put it to the House۔

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم! یہ انہوں نے جو سوال کئے ہیں۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: باقی جو چترال کیلئے آپ کر رہے ہیں، وہ ٹھیک ہے، آپ نے ڈیٹیلز دے دی ہیں، وہ ریکارڈ میں آ گئیں، انہوں نے بھی نوٹ کر لیں۔۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے قانون: بالکل جی، جی۔

محترمہ مسند نشین: لیکن اس کے حوالے سے ہمیں بتا دیں، کیا گورنمنٹ اس وقت یہ کر سکتی ہے، کوئی Plans میں ہے کہ ایک لاکھ کی Compensation کو پانچ لاکھ کر دے۔

معاون خصوصی برائے قانون: نہیں، اس میں ابھی تک ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن ابھی ہم لوگوں نے کیٹگریز بنائی ہیں، یہ پہلے نہیں تھیں، یہ ابھی اس گورنمنٹ نے بنائی ہیں اور اسی سال بنائی ہیں اور انہی لوگوں کیلئے ہے۔

محترمہ مسند نشین: تو ظاہر ہے ان کے نوٹس میں ہے، تب ہی وہ کہتے ہیں کہ گھر کی Compensation ایک لاکھ جو آپ نے دو کمروں کیلئے رکھی ہے، آپ کی کیٹگریز کا پہلی دفعہ گورنمنٹ کو Credit جاتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس کو برائے مہربانی پانچ لاکھ کر دیں۔

معاون خصوصی برائے قانون: نہیں پھر یہ سی ایم صاحب سے باقاعدہ ڈسکس کر کے بالکل۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: تو ظاہر ہے اس میں Financial implications ہیں، اگر آپ کے پاس یہ کرنے کیلئے کوئی بجٹ ہونا چاہیئے، تو نہیں ہے، (قطع کلامی) تو اگر پھر آپ کیلئے نہیں ہے؟ یہ پرابلم، Possible اس سٹیج پہ، لیکن آپ یہ گورنمنٹ کو Take up کر لیں۔

معاون خصوصی برائے قانون: ٹھیک ہے جی۔

محترمہ مسند نشین: میں ویسے ہاؤس کو Put کر دیتی ہوں۔

(قطع کلامی)

محترمہ مسند نشین: نہیں ضرورت، نہیں ضرورت؟ اچھا، یہ ہاؤس کو Put کرنے کی ضرورت نہیں، منسٹر نے جواب دے دیا، Let`s not get into the debate، منسٹر صاحب نے آپ کو اپنی پوزیشن بتا دی اور ہاؤس کو ہم اس کو نہیں کر سکتے کیونکہ یہ کوئی وہ ہے نہیں، اس کی Approval نہیں چاہیئے۔ کال

اٹینشن میں آپ نے پوائنٹ اٹھادیا، منسٹر نے اس کا جواب دے دیا۔ Let`s go to the next، نماز کا وقفہ کرتے ہیں لیکن دو منٹ میں۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: میڈم سپیکر!

محترمہ مسند نشین: بس، سلیم خان صاحب! ٹائم نہیں ہے۔ کال اٹینشن نمبر 639، مسٹر فریڈرک عظیم اینڈ مسٹر عسکر پرویز، ایم پی ایز۔ فریڈرک عظیم صاحب تو نہیں ہیں، عسکر پرویز! آپ کریں لیکن جلدی کر لیں کیونکہ نماز کا وقفہ ہے۔ یہ آپ کے پاس ہے اور موؤر کے پاس ہے اور منسٹر کنسرنڈ کے پاس ہے، ایڈیشنل انہوں نے موؤ کرایا ہے اسلئے ٹائم نہیں تھا، میں نے اس کو ڈال دیا ہے لیکن وہ منسٹر کنسرنڈ کے پاس ہے، وہ پڑھ کے سنادیں گے، آپ اس کو سن لیں As a special case۔

جناب عسکر پرویز: تھینک یو، میڈم سپیکر۔ توجہ دلاؤ نوٹس 639 ہے، میڈم

محترمہ مسند نشین: مفتی صاحب! سن لیں۔

جناب عسکر پرویز: میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم نوعیت کے مسئلے کی جانب دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ 22 دسمبر 2013 کو آل سینٹ چرچ پشاور میں ہونے والے بم دھماکے کے بعد صوبائی حکومت نے اقلیتی برادری کی عبادت گاہوں کو فول پروف سیکورٹی فراہم کرنے کی یقین دہانی کروائی تھی لیکن عبادت گاہوں کو سیکورٹی فراہم کرنے کی بجائے اقلیتی برادری کو اللہ کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک نہایت ہی افسوسناک واقعہ بنوں میں پیش آیا جہاں پر وہاں کے ڈی ایس پی عنایت اللہ نے بنوں چرچ کو سیکورٹی کی فراہمی میں ناکامی پر وہاں کی مسیحی برادری سے تلخ کلامی کی اور چرچ کو سیل کرنے کی دھمکی دی جس کی وجہ سے پورے صوبے کی اقلیتی برادری میں اضطراب پایا جاتا ہے، لہذا میری اس معزز ایوان سے التجاء ہے کہ متعلقہ ڈی ایس پی کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے اور تمام اقلیتی عبادت گاہوں کو وعدہ کے مطابق سیکورٹی فراہم کی جائے۔

میڈم سپیکر! سیچویشن کچھ ایسی ہے کہ کچھ عرصہ پہلے مفتی صاحب کا بھی ایک توجہ دلاؤ نوٹس آیا تھا، بونیر کے ایک ایس ایچ او کے بارے میں جہاں پر انہوں نے بونیر کے ان کے حلقے کے کچھ لوگوں کے ساتھ تشدد کیا تھا، جہاں تک آخری خبریں آئی ہیں، وہ ایس ایچ او منسٹر لاء کی یقین دہانی کے باوجود انکے

سسپینشن آرڈر کے باوجود وہ ابھی تک وہاں پہ کام کر رہا ہے۔ ہاں جی، اور پیر کو یا غالباً منگل کو ملک ریاض صاحب کی بھی ایک تحریک استحقاق آئی تھی جس میں ایس ایچ او صاحب نے اس سے تیس ہزار روپے اور ایل سی ڈی کی ڈیمانڈ کی تھی، اس پہ آپ کی چیئر کی طرف سے وہ آئی تھی کہ بھئی ان کی Suspension فوری طور پر کی جائے۔ ابھی تک وہ ایس ایچ او بھی اپنی جگہ پر موجود ہے اور اب یہ دوسرا واقعہ ہے، بنوں کا پیش آگیا ہے تو میڈم سپیکر! یہ وہ ادارہ ہے جس کی کارکردگی سے حکومت مطمئن ہے تو اگر مطمئن ادارے کی کارکردگی یہ ہے تو پھر جن اداروں کی کارکردگی سے حکومت مطمئن نہیں ہے، ان پر تو پھر ایک سوالیہ نشان موجود ہے اور میڈم سپیکر! پہلے تو ہمارے مذہبی مقامات جو ہیں، ان کو شدت پسندوں سے جو گولی اور بم دھماکے کی زبان میں بات کرتے تھے، ان سے خطرہ تھا لیکن حکومت نے جن اداروں کی سیکورٹی کی ذمہ داری لگائی ہے کہ مسجد کو، مندر کو، گرجا گر کو سیکورٹی فراہم جن اداروں نے کرنی ہے، اگر ان کا رویہ ہمارے مذہبی مقامات کی طرف یہ ہے تو پھر تو ہم مطلب خدا سے ہی دعا کریں گے کہ ہمیں سیکورٹی انہی کی طرف سے ملے۔ میڈم سپیکر! یہ بہت حساس معاملہ ہے اور میڈیا یہاں بیٹھا ہے، کل اس کی خبر جائے گی اور میڈیا یہ کل، میں کہتا ہوں کہ پوری دنیا کو بتائے کہ ایوان اس معاملے کے اوپر کیا فیصلہ لیتا ہے؟ تھینک یو، میڈم سپیکر۔

محترمہ مسند نشین: جی جناب معاون خصوصی، جناب عارف یوسف صاحب!

معاون خصوصی برائے قانون: شکریہ۔ اس میں جو عسکر صاحب نے بات کی ہے، بعض جگہ پر جس طرح ان کے کونسرنز ہیں، بالکل اس میں ٹھیک ہے لیکن خاصکر جو عبادت گاہیں ہیں اقلیتی برادری کی، ہمارے جو بھائی ہیں، اس میں فول پروف سیکورٹی کے انتظامات یقینی بنانے کیلئے تمام کمشنرز اور وہاں پہ آر پی اوز کو تمام ہدایات جاری کر دی گئی ہیں اور اس سلسلے میں جہاں پہ بھی کوئی ایسا واقعہ ہو گا، بالکل اس میں کوئی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی اور جو ایسے واقعات ہیں، ہم لوگوں کے ساتھ، آپ لوگوں کے ساتھ غم میں ہم، اور آپ لوگوں کو میں یہ یقین دلاتا ہوں اس فلور سے کہ جو بھی اس میں کنسرنڈ کوتاہی کرے گا، اس کے خلاف ہم مکمل قانونی کارروائی کرینگے جی، شکریہ۔

محترمہ چیئرپرسن: میرے خیال میں ایشورنس آگئی ہے ان شاءاللہ Let him inquire into it. Ji, Askar Pervez Sahib, let`s not get into debate, it`s not-----

جناب عسکر پرویز: نہیں ڈیبیٹ نہیں کرتا، میڈم! صرف ایک پوائنٹ بتا دوں۔ معاون خصوصی صاحب نے ایشورنس دی ہے کہ فول پروف سیکورٹی موجود ہے، ایک تو یہ واقعہ ہے جس میں سیکورٹی ان کی مکمل ناکام ہے، دوسری میں جس چرچ میں دھماکہ ہوا تھا، میں اس چرچ کا خود ممبر ہوں، اس اتوار کو میں اپنے چرچ گیا ہوں اور میری چیکنگ جو ہے، مطلب مجھے وہاں پر روکا گیا، مطلب ہے جہاں سے دو فٹ کے فاصلے پر دھماکہ ہوا تھا تو مجھے نہیں پتہ کہ یہ کیسی سیکورٹی عبادت گاہوں کو Provide کر رہے ہیں؟ جس جگہ پر دھماکہ ہوا تھا، وہاں سے دو فٹ دور مجھے پہلی دفعہ کسی نے روکا ہے کہ بھئی! آپ کون ہیں؟ تو یہ ان کی سیکورٹی ہے۔ باقی حکومت بہتر جانتی ہے کہ کیا ہو رہا ہے اور میڈم! وہ ڈی ایس پی کے خلاف کیا ایکشن لیا جائے گا جو وہاں پر دھمکی دے رہا ہے کہ بھئی اس چرچ کو میں سیل کر دوں گا؟

محترمہ مسند نشین: عارف یوسف صاحب۔

معاون خصوصی برائے قانون: میڈم! یہ جو آپ نے خود دیکھا ہے ابھی رپورٹ، اس سے پہلے کو نسچین تھا، اس میں آئی بھی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہمارے کے پی کے میں جو دھماکوں کی صورتحال ہے، اللہ تعالیٰ کا بڑا شکر ہے، وہ بہتر ہے اور میں نے ابھی آپ کو اور ان کو یقین دہانی پھر کرائی ہے کہ جہاں پر سیکورٹی ہے، ہم اس کو بہتر بھی کریں گے اور انہوں نے جو ڈی ایس پی والا، اس کی بات کی۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: The honourable Member is giving you his eyewitness account، وہ آپ کو بتا رہے ہیں کہ میں خود گیا ہوں اور میری وہاں پہ ہوئی، Kindly اس کو لیں، بیٹھ کے معلومات کریں اور ان کو تسلی کر کے بتائیں اور ان کو Inform کریں، جو متعلقہ وہ ہیں۔

معاون خصوصی برائے قانون: او کے۔

محترمہ مسند نشین: یقیناً Arrangements ہیں لیکن اگر وہاں پہ فیلڈ میں کوئی مسئلہ بنتا ہے یا کوئی اپنی اس ڈیوٹی سے غفلت ہے تو ان کو جگانا بھی ہمارا کام ہے۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے قانون: بالکل۔

محترمہ مسند نشین: تو آپ یہ کریں اور یہ بنوں والے واقعہ میں بھی آپ مہربانی کریں، اس کو انکوائری کریں، اس کے متعلق پتہ کریں اور ان کو مطمئن کریں۔

معاون خصوصی برائے قانون: مکمل رپورٹ ان کو ہم دیتے ہیں، بالکل۔

محترمہ مسند نشین: اگر یہ نہ ہوگا تو پھر یہ مسئلہ ہم دوبارہ اس کو لے آئیں گے، بہت شکریہ۔ سلطان محمد صاحب، جی جی۔

Mr. Sultan Muhammad Khan: Thank you, Madam Speaker. Madam! I don't want to take much time کیونکہ نماز کا وقفہ بھی ابھی ہونا ہے Madam, in these rules, these rules run the Assembly, the Provincial Assembly, and in these rules, the Ruling of the Speaker is a very important part of these rules. Furthermore, Madam Speaker! Any assurance, given by a minister on the floor of this House, is very much respectable and that is bound to be implemented by the Provincial government. Madam Speaker, if assurance is given from a minister concerned in one case that a Station House Officer of a police station will be suspended and if then a ruling is also given from this honourable Chair in an another case that an SHO will be suspended because of his wrong doings, reported by a Member of this august House, Madam Speaker, if these rulings and these assurances are not amounting to anything, Madam Speaker, then these assurances and these rulings will unfortunately, and I don't want to say this, but these will have no value at all. Those police officers are still serving in those places, they have not been suspended and Madam Speaker, we have every right to ask_ what is the value of these assurances and the rulings, coming from that honourable Chair on which you are supervising this honourable and this august House, Madam Speaker!

Madam Chairperson: You are absolutely right, Mr. Sultan Muhammad Khan! I am well aware of that, let me assure you that any assurance that was given by the House, I, the custodian, or the honourable Speaker when he comes to this position, we are responsible, we will take stalk of it. There is a Committee for government assurances, although it has not been put into effect in letter & spirit but it will come into effect in due course of time and that Committee is responsible for taking on the government or account, making the government accountable for any assurance, given by the treasury benches. As far as some cases concerned, few days back, I think in a previous session, those Members were suspended as far as my information is concerned. They were

brought before the Privilege Committee and I am sure, they have still not been reinstated as such. And the case raised by honourable Member Riaz Khan, honorable Speaker, when he was here, I am not sure سیکرٹری صاحب! کوئی ایشورنس دی گئی تھی؟ That has also been referred to the Privilege Committee, so the Privilege Committee will take up this matter and Mr. Arif Yousaf has also promised to look into the matter seriously and he will inform the honourable Member about it, he has not given any assurance of the suspension of that person, let`s take stalk of the situation, let`s get the actual position and also he insured that proper security arrangements should be placed for all the religious places, the Churches, the Mosques, Gurdwaras, Munders etc, all of them. So, he will make and discuss, inform the honourable Member about it. Let's not debate, let's not get into the debate, last item is on the agenda.

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan:</u> Madam!

<u>Madam Chairperson:</u> Sultan Muhammad Khan!

<u>Mr. Sultan Muhammad Khan:</u> Madam, my only interest as a Member of this august House is that any ruling given here, any assurances given here, they should be implemented and thank you Madam Speaker, for assuring this House that the rulings of this House and assurances given in this House would be implemented.

<u>Madam Chairperson:</u> Insha Allah, because this House is the most important institution and we have our own mechanism to ensure that all the rulings and decisions made here are implemented in letter & spirit. Let's go to item No. 7 (A), the honourable Senior Minister for Health, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institution Reforms (Second Amendment) Bill, 2015, in the House. Honourable Senior Minister for Health, please.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشن ریفارمز کا متعارف کرایا جانا

<u>Mr. Shahram Khan (Senior Minister for Health)</u>: Thank you, Madam Speaker. I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institution Reforms (Second Amendment) Bill, 2015, in the House, please.

<u>Madam Chairperson:</u> The Bill stands introduced. The sitting is adjourned till 3:00pm, afternoon-----

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی:</u> میڈم! میری یہ ریزولیوشن ہے۔

محترمہ مسند نشین: اچھا،اس کیلئےWe have to make، نماز کاٹائم ہے،اگر یہ پرسوں ہو جائے؟

جناب شوکت علی یوسفزئی: نہیں میڈم! یہ آج ہو جائے تو۔

محترمہ مسند نشین: تو پھر رولز کی موشن آپ کریں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب شوکت علی یوسفزئی: میں ریکویسٹ کروں گا کہ رول240 کے تحت رول124 کو سسپینڈ کیا جائے اور مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

Madam Chairperson: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Member, to move his resolution? Those who are in favour of it, may say 'Yes' and those who are against it, may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: The 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it. The honourable Member, to move his resolution.

قراردادیں

جناب شوکت علی یوسفزئی: شکریہ، میڈم۔ دو قراردادیں ہیں اور یہ میری طرف سے اور سید جعفر شاہ صاحب کی طرف سے، سلیم خان صاحب کی طرف سے، محمود بیٹنی صاحب کی طرف سے،اورنگزیب نلوٹھا کی طرف سے، معراج ہمایون صاحبہ کی طرف سے یہ قرارداد ہے۔

یہ صوبائی اسمبلی وفاقی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ اس وقت لاکھوں پاکستانی روزگار کے سلسلے میں بیرون ملک مقیم ہیں لیکن ان کو ووٹ کے حق سے محروم رکھا جارہا ہے جو کہ سراسر زیادتی اور انصاف کے اصولوں کے منافی ہے، لہذا یہ صوبائی اسمبلی، وفاقی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو آئندہ انتخابات میں ووٹ ڈالنے کا حق دیا جائے۔

Madam Chairperson: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Madam Chairperson: So the 'Ayes' have it, 'Ayes' have it, 'Ayes' have it.The resolution is passed unanimously.

جناب شوکت علی یوسفزئی: میڈم! ایک اور قرارداد بھی ہے اس سلسلے میں۔

محترمہ مسند نشین: جی

جناب شوکت علی یوسفزئی: یہ بھی سید جعفر شاہ صاحب، سلیم خان صاحب، محمود بیٹنی صاحب، اورنگزیب نلوٹھا صاحب، معراج ہمایوں صاحبہ اور میری طرف سے ہے۔

یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ اووسیز پاکستانی ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتے ہیں مگر ان کے ساتھ پاکستانی ایئرپورٹس پر روا رکھا جانے والا سلوک انتہائی افسوسناک ہے، لہذا یہ اسمبلی سفارش کرتی ہے کہ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو ملک آنے پر بلا وجہ ایئرپورٹس پر تنگ نہ کیا جائے اور انہیں ایئرپورٹس پر عزت دی جائے اور معاونت فراہم کیجائے۔ تھینک یو۔

Madam Chairperson: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried.)

Madam Chairperson: So the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

میں نے حافظ ثناءاللہ صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ میں ان کو ٹائم دوں گی، نماز کا ٹائم ہے حافظ صاحب! ان شاء اللہ Monday کو آپ کو۔ (شور) کس چیز کی؟ اچھا، اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایک منٹ۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحبہ! اس کے اوپر میں نے سب پارٹیوں کے دوستوں سے دستخط کروائے ہیں۔ اس میں میرا نام ہے اور عبدالستار خان صاحب کا ہے اور سید جعفر شاہ صاحب کا ہے، سلیم خان صاحب کا ہے اور محترمہ معراج ہمایوں صاحبہ کا ہے، مولانا عصمت اللہ صاحب کا ہے۔

چونکہ وزیراعظم پاکستان، وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان میاں محمد نواز شریف نے مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ میں بھرپور طریقے سے اٹھایا ہے جس سے مسئلہ کشمیر کو ایک نئی جہت ملی، پاکستان کے عوام، کشمیری عوام اور عالم اسلام کی بہترین نمائندگی کا حق ادا کیا، لہذا خیبر پختونخوا اسمبلی، یہ مقدس ایوان وزیر

اعظم پاکستان میاں نواز شریف کو مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ میں بہترین طریقے سے اٹھانے پر خراج تحسین پیش کرتی ہے۔

Madam Chairperson: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.
Members: Yes.
Madam Chairperson: And those who are against it may say 'No'.
Members: No.
Madam Chairperson: The 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

(شور) جناب صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب، آپ کو ان شاءاللہ Monday کے دن ٹائم ملے گا، میں نے آپ کو بتایا ہے، ابھی مسجد (شور) صاحبزادہ ثناءاللہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: ایک بات کہتا ہوں، میری بات تو سن لیں سر۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: جی جلدی کریں، نماز کا ٹائم ہے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میڈم جو میں، ما کوم څه وئیل هغه نه وایم خیر دے خو دا یو خبره کوم۔۔۔۔۔

Madam Chairperson: Order in the House.

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا یوه خبره کومه چې زه په ډیر اخرنی وخت کښې راغلے یم۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: او کنه۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: دا خو به منئ راسره کنه جی، د میلمنو څه خیال خو خلق ساتی هم کنه۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: نه نه، ډیر خیال به ساتو خکه۔۔۔۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: زما خیال دے چې تاسو نه د میلمستیا په چل پوهیږئ او یا بس۔۔۔

محترمہ مسند نشین: نه نه، زه منمه۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم ، میډم، بیا دا یو خبره ده جی، که ستاسو دا حالت وی او ما ته ټائم نه راکوئ نو زه ډیر د افسوس سره، بیا به دا۔۔۔۔۔

محترمہ مسند نشین: ما تاسو سره یو Promise، ما Promise کړے وو چې د ایجنډې نه پس به زه تاسو ته ټائم درکړمه خو اوس دا اوګوره د مانځه وخت دے، اجلاس ختم دے۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: میډم! که وایو نو چا ته به وایو، میډم! که وایو نو چا ته به وایو خو څوک خو شته نه خیر دے۔

(شور)

صاحبزادہ ثناءاللہ: خو چې کله د وینا وخت وو نو تاسو وخت رانکړو۔

محترمہ چیئرپرسن: اچھا، مہربانی۔ The sitting is adjourned till 3:00 pm, afternoon of 12th October, 2015.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 12 اکتوبر 2015ء بعداز دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)